كتاب الطلاق
تفهيم السنة
٢
طلاق کے مسائل
محمد اقبال کیلانی
حدیث پبلیکیشنز
۲ شیش محل روڈ
لاہور

کتابُ الطّلاق

محمّد اقبال کیلانی
جامعہ ملک سعود ○ الرّیاض

حدیث پبلیکیشنز ○○ ۲۔ شیش محل روڈ لاھور

نام کتاب	طلاق کے مسائل
نام مؤلف	محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمۃ اللہ علیہ
اہتمام	خالد محمود کیلانی
کمپوزنگ	ہارون الرشید کیلانی
ناشر	حدیث پبلیکیشنز
طبع	دوسری ستمبر ۱۹۹۹ء
قیمت	۴۶ روپے

رابطہ کے لئے

مینجر حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، فون 7232808

سندھ میں کتب حاصل کرنے کا پتہ
احمد علی عباسی، مکان نمبر F/1058 نجیب مارکیٹ، گاڑی کھاتہ، حیدرآباد - فون نمبر= 782162

فہرس

تحریکاتِ حقوق نسواں
کے نام !

ہم پورے خلوص اور جذبۂ ہمدردی کے ساتھ تمام تحریکاتِ حقوق نسواں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے لائے ہوئے طرزِ معاشرت کا عقیدہ کے طور پر نہ سہی ایک اصلاحی تحریک کے طور پر ہی سہی' سنجیدگی سے مطالعہ کریں اور پھر بتائیں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

★ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی سنگدلانہ رسم کا خاتمہ کس نے کیا؟
★ ایک ایک عورت کے ساتھ بیک وقت دس دس مردوں کے نکاح کی جاہلانہ رسم کس نے مٹائی؟
★ عورتوں کو مردوں کے ظلم اور جبر سے بچانے کے لئے لامحدود طلاقوں کا ظالمانہ قانون کس نے منسوخ کیا؟
★ بیٹی کی پرورش اور تربیت پر جہنم کی آگ سے بچنے کا مژدہ جانفزا کون لے کر آیا؟
★ عورت کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی بنیاد کس نے ڈالی؟
★ عورت کی مرد کے ساتھ فطری مساوات کا عَلم کس نے بلند کیا؟
★ عورت کو فکرِ معاش سے باعزت اور باوقار آزادی کس نے دلائی؟

★ بیوہ اور مطلقہ عورتوں سے نکاح کرکے عورت کو عزت اور عظمت کس نے بخشی؟

★ عورت کو عفت مآب زندگی بسر کرنے پر جنت کی ضمانت کس نے دی؟

★ عورت کی عزت اور آبرو سے کھیلنے والے مجرموں کو سنگسار کرنے کا قانون کس نے نافذ کیا؟

★ عورت کو بحیثیتِ ماں کے' مرد کے مقابلے میں تین گنا زیادہ حسنِ سلوک کا مستحق کس نے قرار دیا؟

★ عورت کے بڑھاپے کو باعزت اور پر وقار تحفظ کس نے عطا فرمایا؟

ہم پوری بصیرت اور فہم وشعور سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تاریخِ انسانی میں پیغمبرِ اسلام' محسنِ انسانیت محمد ﷺ ہی وہ پہلے اور آخری شخص ہیں جنہوں نے کائنات کی مظلوم ترین اور حقیر ترین مخلوق------ عورت ------ کو بے رحم' ظالم اور جابر جنسی درندوں کے چنگل سے نکال کر دنیائے انسانیت سے متعارف کرایا' عورت کے حقوق متعین کئے اور ان کا تحفظ فرمایا۔ اسے معاشرے میں بڑی عزت اور وقار کے ساتھ ایک قابل احترام مقام سے نوازا۔

حق بات یہ ہے کہ عورت تاقیامت محسنِ انسانیت ﷺ کے احسانات کے بارگراں سے سبکدوش ہونا چاہے بھی تو نہیں ہو سکتی۔

((وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلاةُ وَ السَّلامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی اسلام بنیادی طور پر نظم وضبط' اتفاق و اتحاد' وحدت و یکجہتی اور محبت و مودت کا علمبردار ہے افتراق اور انتشار' بد نظمی' تفریق اور ترک تعلق کو سخت قابل مذمت سمجھتا ہے نظم و ضبط اور باہمی اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر کرنے کی اسلام نے یہاں تک تعلیم دی ہے کہ اگر تین آدمی بھی مل کر سفر کر رہے ہوں تو حکم یہ ہے کہ وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنا کر سفر کریں (ابوداؤد) صلہ رحمی اور قرابت داری کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" (بخاری و مسلم) ایک اور حدیث میں ارشاد مبارک ہے "رحم اللہ تعالی کے عرش کے ساتھ معلق ہے اور کہتا ہے جو مجھے ملائے اللہ اسے ملائے گا جو مجھے کاٹے اللہ اسے کاٹے گا۔" (بخاری و مسلم) عام مسلمانوں کو یہاں تک مل جل کر اور محبت و مودت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے "کسی مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا جائز نہیں اور جو شخص تین دن کے بعد ترک تعلق کی حالت میں فوت ہو گیا وہ آگ میں جائے گا۔" (احمد' ابوداؤد) نیز ارشاد مبارک ہے جس شخص نے سال بھر تک اپنے بھائی سے ترک تعلق کیا اس کے ذمہ قتل کرنے کے برابر گناہ ہو گا۔" (ابوداؤد)

اجتماعی سطح پر نظام حکومت میں بغاوت' سرکشی اور انتشار کو روکنے کے لئے ارشاد فرمایا "اگر کوئی تمہارے اوپر ناک کٹا اور کان کٹا حاکم بنا دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق حکم دے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔" (مسلم) نیز فرمایا "اگر کوئی شخص اپنے حاکم میں بری چیز دیکھے تو اسے صبر کرنا چاہئے کیونکہ جو شخص (بغاوت کر کے مسلمانوں) کی جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا گویا وہ جاہلیت کی موت مرا (بخاری' مسلم) ان تمام احکام سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلام نظم و ضبط' اتحاد و اتفاق اور وحدت و یکجہتی کو کتنی زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ یہ تو عام معاشرے کے افراد کو آپس میں جوڑنے' ملانے اور نظم و ضبط کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی تعلیم دینے

کے احکام ہیں۔ مرد عورت کی ازدواجی زندگی کے بارے میں تو اسلام کا تصور ہی یہ ہے کہ یہ تعلق (یعنی نکاح) زندگی بھر کی رفاقت نبھانے اور ایک دوسرے کے ساتھ وفا کرنے کا تعلق ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ خاص طور پر فریقین کے دلوں میں محبت اور مودت کے جذبات پیدا فرمادیتے ہیں حتیٰ کہ دونوں فریق ایک دوسرے کی قربت سے سکون محسوس کرنے لگتے ہیں ازدواجی تعلق کی اس چھوٹی سی اکائی کے اندر نظم و ضبط اتحاد اور یکجہتی کو اسلام کس قدر اہمیت دیتا ہے اس کا اندازہ ان حقوق سے لگایا جا سکتا ہے جو اسلام دونوں کے لئے متعین کرتا ہے شوہر کے حقوق مقرر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر میں (اللہ کے علاوہ) کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔" (ترمذی) ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب شوہر بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کردے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے ناراض رہتی ہے حتیٰ کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہوجائے۔" (مسلم) ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے "شوہر بیوی کے لئے جنت یا جہنم کی حیثیت رکھتا ہے۔" (احمد) اس کے ساتھ ہی عورت کے حقوق متعین کرتے ہوئے شوہر کو یہ حکم دیا کہ جو خود کھاؤ وہی بیوی کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی بیوی کو پہناؤ اور اپنی بیوی سے بدگمانی نہ کرو۔" (مسلم) "بیوی کو گالی نہ دو۔" (ابن ماجہ) "بیوی سے نفرت نہ کرو اگر اس کی ایک عادت ناپسندیدہ ہے تو بعض دوسری پسندیدہ بھی ہوں گی۔" (مسلم) "بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔" (بخاری) "بیویاں تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں ان کے حق میں بھلائی کی بات قبول کرو۔" (ترمذی) نیز فرمایا "تم میں سے سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہے۔" (ترمذی)

غور فرمایئے! اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والا کوئی بھی مرد یا عورت اپنی ازدواجی زندگی میں مذکورہ ارشادات کو نظر انداز کرکے اسلام کے دیئے ہوئے عائلی نظام کو بلاوجہ درہم برہم کرنے کا تصور کر سکتا ہے؟

تاہم انسانی مزاج اور عادات و اطوار میں اختلاف کے باعث نشیب و فراز انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہیں بلکہ زندگی کے باقی معاملات کے مقابلے میں ازدواجی زندگی پر مصائب و آلام اور ابتلاء و محن نسبتاً کچھ زیادہ ہی مہربان نظر آتے ہیں ابلیس کے چیلے چانٹے ہر جگہ اور ہر وقت لوگوں کی ازدواجی زندگی درہم برہم کرنے کے لئے متحرک رہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "ابلیس کا تخت پانی پر ہے (جہاں سے وہ پوری دنیا میں) اپنے لشکر روانہ کرتا ہے اور اسے سب سے زیادہ عزیز وہ شیطان ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے۔ (واپس آکر) ایک کہتا ہے "میں نے فلاں فلاں کارنامہ

سرانجام دیا۔" ابلیس کہتا ہے "تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔" پھر دوسرا آتا ہے وہ کہتا ہے "میں فلاں فلاں مرد اور عورت کے پیچھے پڑا رہا حتی کہ دونوں کے درمیان علیحدگی کروا کے چھوڑی۔" ابلیس اسے اپنے پاس تخت پر بٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے "تو نے خوب کام کیا۔" (مسلم) ان ابلیسی کارروائیوں کے نتیجہ میں بعض اوقات فتنے یوں سر اٹھاتے ہیں کہ "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے انسان کی ساری کی ساری ذہانت اور فطانت دھری کی دھری رہ جاتی ہے اور کچھ سجھائی نہیں دیتا انسان کیا کرے کیا نہ کرے پیار اور محبت کے نازک آبگینے میں بال آجاتا ہے جذبات مجروح ہونے لگتے ہیں خلوص اور اعتماد کا رشتہ مضمحل ہونے لگتا ہے عہد وفا بے وفائیوں میں اور خوش فہمیاں' غلط فہمیوں میں بدلنے لگتی ہیں ایسے حالات میں بھی اسلام حتی الامکان یہ کوشش کرتا ہے کہ خاندان کا اتحاد اور یکجہتی کسی نہ کسی طرح برقرار رہے چنانچہ حکم یہ ہے کہ اگر کسی مرد کی بیوی نشوز یعنی بے رخی' سرکشی یا نافرمانی کا طرز عمل اختیار کرے تو مرد کو فوراً طلاق کا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ پہلے مرحلے میں بیوی کو پیار اور محبت سے سمجھانا چاہئے اگر اس میں ناکامی ہو تو دوسرے مرحلے میں تنبیہہ کے لئے گھر کے اندر اس کا بستر الگ کر دینا چاہئے اگر اس مرحلے میں بھی عورت اپنا طرز عمل نہ بدلے تو تیسرے مرحلے میں اسے ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ ہلکی مار مارنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ نساء' آیت نمبر ۳۴) اسی طرح اگر زیادتی اور سرکشی (نشوز) مرد کی طرف سے ہو تب بھی حکم یہ ہے کہ عورت کو فوراً خلع کا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ صبر و تحمل اور حکمت و دانائی کے ساتھ شوہر کی بے رخی اور سرکشی کے اسباب معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور پھر حتی الامکان ان اسباب کی تلافی کرکے شوہر کا دل جیتنے کی کوشش کرنی چاہئے اپنے گھر کی سلامتی کی خاطر عورت کو اگر اپنے حقوق میں کچھ کمی بھی کرنی پڑے تو اس سے بھی گریز نہیں کرنا چاہئے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ نساء' آیت نمبر ۱۲۸)

میاں بیوی باہمی اختلافات ختم کرنے کی ساری تدبیریں کر گزریں اور پھر بھی دونوں کے درمیان وفا کا رشتہ بحال نہ ہو سکے تب بھی طلاق دینے سے پہلے ایک اور راستہ بتایا گیا ہے وہ یہ کہ شوہر کے خاندان میں سے ایک سمجھ دار' نیک اور منصف مزاج آدمی کا انتخاب کیا جائے اسی طرح بیوی کے خاندان میں سے ایک سمجھ دار' نیک اور منصف مزاج آدمی کا انتخاب کیا جائے وہ دونوں سر جوڑ کر بیٹھیں اور فریقین کے درمیان اصلاح کے لئے اپنی سی کوشش کر دیکھیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ نساء' آیت ۳۵) اگر یہ کوشش بھی ناکام ثابت ہو تو پھر اسلام اس تنبیہہ کے ساتھ فریقین کو ایک دوسرے سے الگ ہونے کی اجازت دیتا ہے کہ بلاوجہ طلاق دینے والا مرد بہت بڑے گناہ

اَعْظَمُ الذُّنُوْبِ ﴾ کا مرتکب ہوتا ہے (حاکم) اور بلاوجہ طلاق لینے والی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہے (ترمذی) اس تنبیہہ کے باوجود اگر فریقین ایک دوسرے سے الگ ہونے کافیصلہ کر ہی لیں تو پھر شریعت نے الگ ہونے کا طریقہ ایسا حکیمانہ وضع کیا ہے کہ الگ ہونے کا طریقہ بذات خود فریقین کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے اور ملانے کی آخری کوشش نظر آتی ہے طلاق کے لئے سب سے پہلا حکم یہ ہے کہ دورانِ حیض عورت کو طلاق نہ دی جائے بلکہ حالت طہر میں دی جائے۔ حیض ایک بیماری کی کیفیت ہے جس میں قدرتی طور پر مرد اور عورت میں کچھ دوری پیدا ہوجاتی ہے جبکہ حالت طہر میں قدرتی طور پر مرد اور عورت ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ اسلام تمام قدرتی عوامل کو طلاق کے حق میں نہیں بلکہ صلح کے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہے لہٰذا دوران حیض طلاق دینے پر پابندی لگادی گئی۔ ثانیاً طلاق کے بعد تین ماہ کی طویل مدت مقرر کرکے شوہر کو اس بات کا پورا پورا موقع فراہم کیا گیا ہے کہ اگر اس نے عجلت میں یا غصہ میں یا کسی عارضی واقعہ سے متاثر ہو کر بیوی کو طلاق دی ہے تو ان تین مہینوں میں اپنی غلطی کی تلافی کرنے کے لئے کسی وقت بھی رجوع کر سکتا ہے۔ ثالثاً دوران عدت بیوی کو اپنے ساتھ گھر میں رکھنے اور اسے حسب سابق نان و نفقہ ادا کرنے کی پابندی لگادی گئی تاکہ اگر فریقین میں صلح کی کچھ بھی گنجائش ہو تو فریقین کے لئے علیحدگی کی بجائے صلح کا راستہ ہموار کیا جائے۔ یہ سارے احکام اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اسلام آخری حد تک خاندانی نظام کو تحفظ مہیا کرنا چاہتا ہے اور تفریق یا علیحدگی کی اجازت صرف اسی صورت میں دیتا ہے جب فریقین کا حدود اللہ پر قائم رہنا واقعی ناممکن ہوجائے۔ (١)

١۔ چلتے چلتے ایک نظر مغرب کے خاندانی نظام پر بھی ڈالتے چلئے جس کی مادی ترقی اور دنیاوی چکاچوند نے ہماری آنکھوں کو خیرہ کررکھا ہے اور ہماری سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں اس حد تک ماؤف ہوتی جارہی ہیں کہ ہم ایک ایک کرکے اپنی تمام اسلامی اقدار سے بے نیاز ہوتے جارہے ہیں جاپانی نژاد امریکی دانشور فرانسس فوکویاما نے اپنی کتاب "ایک ضابطے کا خاتمہ" میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ مغرب میں خاندانی نظام بالکل تباہ ہوچکا ہے نکاح کے بغیر زندگی بسر کرنے کے رجحان نے سماجی سطح پر احساس ذمہ داری کو بالکل ختم کردیا ہے مغربی معاشرے نے عورتوں کو مردوں کے برابر روزگار کی مارکیٹ میں لاکر اور شادی شدہ خواتین کے مقابلے میں سنگل ماؤں (نکاح کے بغیر باپ بننے والا مرد سنگل فادر اور نکاح کے بغیر ماں بننے والی عورت سنگل مدر کہلاتی ہے) کو زیادہ سہولتیں دے کر شادی کی افادیت کا احساس ہی ختم کردیا ہے۔ (ہفت روزہ تکبیر کراچی ٣٠ اکتوبر ١٩٩٧ء) امریکی ہفت روزہ نیوز ویک کی رپورٹ کے مطابق یورپ میں سنگل ماؤں کا تناسب بڑھ رہا ہے شادی کے بغیر ماں بننے والیوں میں اکثر نوعمر لڑکیاں ہوتی ہیں جنہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ بغیر کسی پلاننگ (یعنی نکاح) کے ماں بن جانا کتنی بڑی غلطی ہے۔ نیوز ویک کے مطابق سویڈن میں پیدا ہونے والے آدھے بچوں کا تعلق غیرشادی شدہ والدین سے ہوتا ہے فرانس اور برطانیہ میں ہر تیسرا بچہ اپنے والدین کی ناجائز اولاد ہوتا ہے یہی حال آئرلینڈ کا ہے۔ ڈنمارک میں سنگل فادرز اور سنگل مدرز کی بڑھتی ہوئی تعداد کی

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہر قیمت پر خاندانی نظام کو تحفظ مہیا کرنے کی اسی کوشش کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے کتاب کے آغاز میں بعض ایسے ابواب شامل کئے ہیں جن کا طلاق سے کوئی تعلق نہیں بلکہ فریقین کو ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ وفا استوار کرنے' ایک دوسرے کے حقوق پہچاننے اور ایک مثالی عائلی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دلانے پر مشتمل ہیں جن میں "مثالی شوہر کی خوبیاں" "مثالی بیوی کی خوبیاں" "شوہر کے حقوق اور ان کی اہمیت" "بیوی کے حقوق اور ان کی اہمیت" شامل ہیں اس کے ساتھ ہی ہادی برحق محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کی خانگی زندگی کے بعض واقعات پر مشتمل ایک باب بھی کتاب میں شامل کیا گیا ہے جس کا مقصد بدگمانیوں' غلط فہمیوں اور رنجشوں کی دہلیز پر کھڑے فریقین کو شرعی احکام کے حوالے سے یاددہانی کرانا اور نصیحت کرنا ہے بعید نہیں کوئی سعادت مند مرد یا عورت رسول اکرم ﷺ کے ارشادات پڑھ کر یا سنت مطہرہ کا عملی نمونہ دیکھ کر اپنی سوچ بدل ڈالے یا اپنی غلطی کا احساس کرکے روز حساب اللہ کے حضور جواب دہی کے خوف سے اپنی غلطی کی تلافی کرنے پر تیار ہوجائے اور یوں نفرت' عداوت اور دشمنی کی راہ پر چلنے والے دو خاندان محبت مودت اور مسرت کا گہوارہ بن جائیں وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْز

دشوار ترین گھاٹی

والدین اگرچہ بڑے شوق سے بہو گھر لاتے ہیں لیکن کم و بیش ہر گھر میں بہت جلد ساس اور بہو کا روایتی تنازعہ شروع ہوجاتا ہے ساس اور بہو کا تنازعہ ہماری معاشرت کا اس حد تک لازمی جزو بن چکا ہے کہ اس بارے میں بہت سے لطائف زبان زدعام ہیں ان میں سے سب سے زیادہ دلچسپ لطیفہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)۱

وجہ سے وہاں کا روایتی خاندانی نظام آہستہ آہستہ ختم ہورہا ہے اور یہاں کی نئی نسل خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ کے سبب جرائم' منشیات اور پھر تشدد کی طرف مائل ہورہی ہے اس طرح ڈنمارک بھی امریکہ بنتا جارہا ہے۔ (ہفت روزہ تکبیر' ۴ ستمبر ۱۹۹۷ء) چرچ آف انگلینڈ کے چوالیس راہنماؤں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اب وہ اس بات پر بالکل یقین نہیں رکھتے کہ اکٹھے رہنے والے غیر شادی شدہ جوڑے کوئی گناہ کرتے ہیں شادی پر زیادہ زور دینا اب پرانی بات ہو چکی ہے اگر لوگ نکاح کے بغیر اکٹھے رہنے پر مصر ہیں تو پھر چرچ کو انہیں روکنا نہیں چاہئے۔ مانچسٹر کے بشپ کرسٹوفر شیفلڈ کا کہنا ہے کہ بن بیاہے جوڑوں پر گناہ کی زندگی گزارنے کا لیبل لگانے سے اب کوئی فائدہ نہیں۔ نامہ نگار کے مطابق مغربی معاشروں میں عورتوں کو جنسی آزادی کے نام پر کھلی چھٹی دی گئی انہیں فراوانی اور آسانی کے ساتھ مانع حمل ادویات ریاست کی طرف سے مفت فراہم کی گئیں جس کے نتیجے میں شادی کا ادارہ (خاندان) سب سے زیادہ متاثر ہوا ہر گزرنے والے سال میں طلاق یافتہ افراد کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ نکاح کے بغیر بن بیاہے اکٹھے رہنے والے جوڑوں نے "خاندان" کی جگہ لے لی ہے نتیجہ یہ ہے کہ مستحکم خاندانوں کی بجائے ٹوٹے ہوئے گھروں سے نکلنے والے بچوں کی ایک فوج محلوں اور گلیوں میں چھوٹے بڑے جرائم کرتی پھرتی ہے۔ (ہفت روزہ تکبیر' ۳۰

یہ ہے کہ ساس اپنی بہو سے معرکہ آرائی کے بعد بڑی حسرت سے گویا ہوئیں "افسوس میرے تو عمر بھر کے نصیب پھوٹے رہے جب بہو بنی تو ساس اچھی نہ ملی جب ساس بنی تو بہو اچھی نہ ملی۔" گویا وہی خاتون جو بحیثیت بہو اپنی ساس کی زیادتیوں کا نشانہ بنی جب خود ساس بنی تو اس نے بھی معاشرے کی روایتی ساس کا کردار اپنا لیا۔

ساس اور بہو کے تنازعہ میں سب سے زیادہ پریشانی کا سامنا مرد کو کرنا پڑتا ہے جس کے سامنے ایک طرف والدہ کے شرعی حقوق اور شرعی مقام ہوتا ہے جس کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے "جنت ماں کے قدموں تلے ہے" ایک حدیث میں باپ کو بھی جنت کا دروازہ قرار دیا گیا ہے (ابن ماجہ) گویا والدین کو ناراض کرنے یا ان کی نافرمانی کرنے میں جنت سے محروم ہونے کا خطرہ ہے۔ دوسری طرف عنفوان شباب میں پہلی مرتبہ صنف مخالف سے وابستگی اور محبت کا تجربہ نیز ماں باپ اور بہن بھائیوں کو شوہر کی خاطر چھوڑ کر آنے والی بیوی کی اجنبی گھر میں نئی نئی آمد کا تصور اور پھر ساس بہو کے اس تنازعہ میں ساس کے ساتھ دیور اور بھاوجوں کے مقابلے میں بہو کے تنہا ہونے کا احساس قدرتی طور پر شوہر کے دل میں بیوی کی حمایت کے جذبات پیدا کر دیتا ہے اس صورت حال میں مرد اپنے والدین کی نہ سنے تو مشکل اور بیوی کی نہ سنے تو مشکل۔ معاشرتی زندگی کی یہ دشوار ترین گھاٹی ہے جس سے ہر انسان کو گزرنا پڑتا ہے۔

بسا اوقات یہ تنازعہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ وہی ماں جو بڑے شوق سے بہو لاتی ہے بڑی شدت کے ساتھ بیٹے سے طلاق کا مطالبہ شروع کر دیتی ہے کیا ایسی صورتحال میں مرد کو طلاق دے دینی چاہئے یا صرف نظر کرنا چاہئے؟

اس سوال کے دو ٹوک جواب کا انحصار تو ہر گھر کے حالات اور واقعات پر ہے لیکن ایک بات بہر حال بلا تامل کہی جاسکتی ہے کہ شریعت خاندانی نظام کو بچانے کے لئے قدم قدم پر جس طرح مرد کو طلاق دینے سے روکنے کی کوشش کرتی ہے اس کے پیش نظر محض ساس اور بہو کے روایتی تنازعہ کی وجہ سے بیوی کو طلاق دینا کسی طرح بھی درست تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اپنی اس رائے کے اظہار کے ساتھ ہی ہم خاندان کی اس اہم ترین مثلث یعنی ساس، بہو اور بیٹا کو شرعی احکام اور نفسیاتی حقائق کے حوالے سے بعض ہدایت دینا چاہتے ہیں جن پر عمل کرنے سے ساس اور بہو کے تنازعہ کو اگر ختم نہیں کیا جاسکتا تو کم ضرور کیا جاسکتا ہے۔

اولاً مرد کو یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ جس ماں نے اسے جنم دیا، اسے پالا پوسا اس کی تربیت کی اسے اپنی محبت کے سائے میں بچپن سے لڑکپن، لڑکپن سے نوجوانی اور نوجوانی سے جوانی تک پہنچایا اس کی شادی کے سہانے سپنے دیکھے اسے اپنی امیدوں کا مرکز بنایا وہ ماں

نفسیاتی طور پر کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے بیٹے کی محبت دو حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ بیٹے کی شادی کے بعد بھی ماں اسی طرح اس کی محبت اور توجہ کا مرکز بنے رہنا چاہتی ہے جیسے پہلے تھی' یہ خواہش خواہ کتنی ہی خلاف واقعہ کیوں نہ ہو بیٹے کو ماں کی اس خواہش کا بھرپور احترام کرنا چاہئے اور حتی الامکان ماں کو یہ محسوس نہیں ہونے دینا چاہئے کہ اس کے بیٹے کی محبت واقعی ماں اور بیوی میں تقسیم ہو چکی ہے شرعی اعتبار سے ساس بہو کے تنازعہ میں اگر بہو صد فی صد سچی بھی ہو تب بھی بیٹے کو والدہ کی ڈانٹ ڈپٹ کے سامنے سکوت اختیار کرنا چاہئے والدہ کے احترام میں اپنی نگاہیں نیچی رکھنی چاہئیں اور ماں کے سخت سست الفاظ کے جواب میں "اف" تک نہیں کہنا چاہئے۔ یہ طرز عمل صبر آزما اور مشکل ضرور ہے لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اس طرز عمل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نہ صرف مشکلات کو آسانیوں میں اور پریشانیوں کو سکون میں بدل دیتے ہیں بلکہ دنیا میں ہی بے حد و حساب انعامات سے نوازتے ہیں۔

ثانیاً یہ درست ہے کہ بہو اپنے والدین اور اعزہ و اقارب کو چھوڑ کر صرف شوہر کی خاطر نئے گھر میں آتی ہے لیکن اسے یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہے کہ فطرت نے ایک عظیم تر مقصد کی خاطر اس سے یہ قربانی لی ہے اور وہ عظیم مقصد ہے نئے خاندان کی بنیاد رکھنا اور ایک نیا گھر بسانا' اس عظیم تر مقصد کی خاطر اسے بہت سی دوسری قربانیاں بھی دینا پڑتی ہیں پس جس طرح وہ اپنے شوہر کی اطاعت' خدمت اور احترام کو اپنے اوپر واجب سمجھتی ہے اسی طرح اسے شوہر کے والدین کی خدمت' اطاعت اور احترام کو بھی اپنے اوپر واجب سمجھنا چاہئے۔ گھر کے تمام بڑے افراد کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور چھوٹوں کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

﴿ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَ لَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا ﴾

یعنی وہ شخص ہم سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا۔ (ترمذی)

سسرال کے دکھ سکھ میں اپنے آپ کو شریک کرنا چاہئے نرم گرم حالات میں اس گھر کا ساتھ دینا چاہئے اگلے وقتوں کے لوگ اپنی بیٹیوں کو رخصت کرتے وقت نصیحت کیا کرتے تھے۔ "بیٹی! جس گھر میں تمہاری ڈولی جارہی ہے اسی گھر سے تمہارا جنازہ اٹھنا چاہئے۔" اس نصیحت کا مطلب یہی ہے کہ نکاح کے بعد عورت جس گھر میں جائے اسے چاہئے کہ اپنی غمی خوشی دکھ سکھ اور جینا مرنا اسی گھر سے وابستہ کرلے۔ یہ نصیحت واقعی بڑی قیمتی ہے۔ عورت کے اندر سرد گرم حالات کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور حوصلہ پیدا کرتی ہے نئے گھر میں آنے والی خواتین کو یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ عاجزی' انکساری' تواضع' خلوص' ایثار اور وفاشعاری جیسے اوصاف ہمیشہ نیک نامی اور عزت کا باعث

بنتے ہیں جبکہ غرور' تکبر' خودپسندی اور خود غرضی جیسے اوصاف ہمیشہ بدنامی' ذلت اور رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔

ثالثاً شادی کے بعد مرد کا بیوی کی طرف راغب ہونا' اس سے محبت کرنا' اس کے ساتھ گھربار کے معاملات پر گفتگو و شنید کرنا' مستقبل کے لئے سوچ بچار کرنا ایک قدرتی امر ہے جو مائیں گھر میں آنے والی اس تبدیلی کو ایک زندہ حقیقت سمجھ کر قبول کرلیتی ہیں وہ بڑی حد تک اس تنازعہ کی اذیت سے محفوظ رہتی ہیں لیکن جن گھروں میں میاں بیوی کا افراد خانہ کے سامنے ہمکلام ہونا یا افراد خانہ سے الگ یک جا بیٹھنا تک عیب سمجھا جاتا ہو ان گھروں میں بہت جلدی گھٹن اور کشیدگی کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے جو آہستہ آہستہ باہمی نفرت پیدا کردیتا ہے اس کے بعد والدین کی طرف سے ڈانٹ ڈپٹ اور طعن و تشنیع کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جو بڑھتے بڑھتے ایک تکلیف دہ تنازعہ کی شکل اختیار کرلیتا ہے اگر اس کا بروقت سدباب نہ کیا جائے تو پھر معاملہ طلاق تک پہنچ جاتا ہے ایسے گھروں میں ماؤں کو یہ سوچنا چاہئے کہ اگر ان کی اپنی بیٹی کو ایسی ہی معمولی باتوں کی وجہ سے طلاق ہوجائے تو ان کے دل پر کیا قیامت گزرے گی؟ یہ ہرگز نہ بھولیں کہ دنیا تو ہے ہی مکافات عمل کا نام---- اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے---- کا قانون ہر لحہ ہر جگہ روبہ عمل ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آج کا بویا کل کاٹنا نہ پڑے۔ شرعاً بھی ماؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے مطالبہ پر بہو کو دی گئی طلاق کا تمام تر وبال قیامت کے روز انہیں کے سر ہوگا اور دنیا میں ان کے اپنے ہی بیٹے کا گھر برباد ہوگا جس کے بعد مسائل اور مشکلات کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوجائے گا جو نہ صرف بیٹے کے لئے بلکہ خود والدین کے لئے بھی پریشانیوں کا باعث بنے گا خیر بھلائی اور عافیت کا راستہ یہی ہے کہ بہو کے حقوق کو تسلیم کیا جائے اس کی کوتاہیوں اور لغزشوں سے اسی طرح صرف نظر کیا جائے جس طرح اپنی حقیقی بیٹیوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر کیا جاتا ہے بہو کی خوبیوں کا اعتراف اسی طرح کھلے دل سے کیا جائے جس طرح اپنی حقیقی بیٹیوں کی خوبیوں کا اعتراف کیا جاتا ہے ساس بہو تنازعہ کے تمام کردار اگر اس تنازعہ کو کم کرنے کی شعوری کوشش کریں اور اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق کا بھی خیال رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اس روایتی تنازعہ کی تلخی اور شدت میں کمی نہ آئے۔

مسنون طریقہ طلاق

نکاح اور طلاق کے مسائل جنہیں قرآن مجید میں "حدود اللہ" (اللہ کی مقرر کردہ حدیں) کہا گیا ہے بیشتر لوگ ان سے لاعلم ہیں اور اس وقت تک انہیں جاننے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے جب تک انہیں جاننے کی مجبوری نہ بن جائے' طلاق کی نوبت تو ہمیشہ لڑائی جھگڑوں کے بعد ہی پیش آتی ہے جو دن رات کا چین اور سکون ختم کر دیتے ہیں لیکن طلاق کے مسائل سے لاعلمی ان

پریشانیوں میں مزید اضافے کا باعث بنتی ہے' ہم ذیل میں طلاق کا مسنون طریقہ آسان اور عام فہم انداز میں واضح کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ طریقہ طلاق سے پہلے طلاق کے بعض اہم مسائل ذہن نشین کرلیجئے۔

ا۔ طلاق کے بعض اہم مسائل

- دوران حیض طلاق دینا منع ہے اگر بیوی سے دوران حیض جھگڑا ہوا ہو اور مرد طلاق دینا چاہے تب بھی مرد کو حیض ختم ہونے تک انتظار کرنا چاہئے۔
- جس طُہر میں طلاق دینی ہو اس طُہر میں جماع کرنا منع ہے یاد رہے ایام حیض کے علاوہ باقی ایام جن میں عورت نماز ادا کرتی ہے انہیں "ایامِ طُہر" کہا جاتا ہے۔
- ایک وقت میں صرف ایک ہی طلاق دینی چاہئے بیک وقت تین طلاقیں دینا بہت بڑا گناہ ہے۔
- بیوی کو الگ کرنے کے لئے طلاقوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد تین ہے لیکن ایک طلاق سے الگ کرنا ہی شریعت کا معیّن طریقہ ہے دوسری اور تیسری طلاق کی ضرورت کب اور کیوں پڑتی ہے اس کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا۔
- پہلی طلاق ہو یا دوسری یا تیسری ہر طلاق کے بعد عورت کو تین حیض یا تین طُہر (جو کم و بیش تین ماہ کی مدت بنتی ہے اس لئے عموماً اس مدت کو تین ماہ ہی لکھ دیا جاتا ہے) انتظار کرنے کا حکم ہے شرع میں اس مدت کو "عدت" کہتے ہیں۔
- پہلی اور دوسری طلاق کے بعد دوران عدت (تین حیض) بیوی سے صلح کرنے کو شروع میں رجوع کرنا کہتے ہیں اور ایسی طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں۔ یاد رہے رجوع کرنے کے لئے بیوی سے صحبت کرنا شرط نہیں زبانی افہام و تفہیم بھی کافی ہے۔
- پہلی اور دوسری طلاق کے بعد تین ماہ "عدت" گزارنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر شوہر اس مدت میں طلاق کا فیصلہ بدلنا چاہے تو ان تین مہینوں میں کسی بھی وقت رجوع (یعنی صلح) کر سکتا ہے اسی لئے پہلی دو طلاقوں کو رجعی طلاق کہا جاتا ہے۔ تیسری طلاق کے بعد شوہر کو رجوع کا حق نہیں رہتا بلکہ طلاق دیتے ہی علیحدگی واقع ہو جاتی ہے لہٰذا تیسری طلاق کو طلاق بائن (الگ کرنے والی) کہا جاتا ہے۔ تیسری طلاق کے بعد عدت کا مقصد سابق شوہر سے تعلقات کے احترام میں تین ماہ تک نکاح ثانی سے رکے رہنا ہے۔
- پہلی دو طلاقوں کے بعد دوران عدت رجوع کرنے کے لئے عورت کی رضامندی ضروری نہیں عورت چاہے یا نہ چاہے مرد رجوع کر سکتا ہے۔
- رجعی طلاق کی عدت کے دوران بیوی کو حسب معمول اپنے ساتھ گھر میں ہی رکھنا چاہئے اور

اس کا نان و نفقہ بھی ادا کرتے رہنا چاہئے۔

۱۰ مسلسل تین طلاقیں یعنی ہر ماہ ایک طلاق دینا غیر مسنون ہے۔

اب ہم طلاق کی مختلف جائز صورتوں کی ذیل میں وضاحت کررہے ہیں۔

پہلی صورت: ایک طلاق سے علیحدگی۔
دوسری صورت: دو طلاقوں سے علیحدگی۔
تیسری صورت: تین طلاقوں سے علیحدگی۔

(الف) ایک طلاق سے علیحدگی:

ایک طلاق سے علیحدگی کی صورت یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان نکاح کے بعد پہلی مرتبہ اختلافات اس حد تک بڑھ جائیں کہ نوبت طلاق تک پہنچ جائے اور شوہر بیوی کو حیض آنے کے بعد حالت طُہر میں جماع کئے بغیر پہلی طلاق دے دے اور دورانِ عِدَّت (یعنی تین ماہ) رجوع نہ کرے تو عدت ختم ہوتے ہی میاں بیوی میں مستقل علیحدگی ہوجائے گی اس صورت میں دوسری اور تیسری طلاق کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ دوران عدت بیوی کو اپنے ساتھ گھر میں رکھنا اور اس کا نان نفقہ حسب معمول ادا کرنا ضروری ہے ایک طلاق سے فریقین میں علیحدگی کا فائدہ یہ ہے کہ یہ مرد اور عورت آئندہ کبھی دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو بلا تردد کرسکتے ہیں۔

ایک طلاق سے علیحدگی کی مزید وضاحت درج ذیل نقشہ سے کی جاسکتی ہے۔

حیض کے بعد [طہر میں پہلی طلاق ــــ حیض] ═ [طہر ــــ حیض] ═ [طہر ــــ حیض] حیض ختم ہوتے ہی علیحدگی ہوجائے گی

پہلا ماہ (رجوع نہیں کیا) — دوسرا ماہ (رجوع نہیں کیا) — تیسرا ماہ (رجوع نہیں کیا)
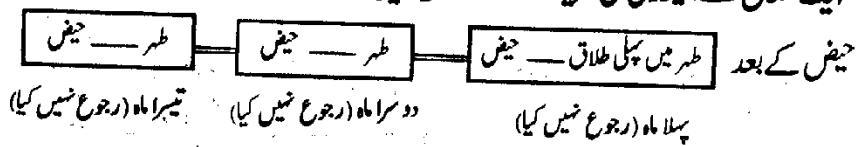
یاد رہے کہ تیسرا حیض ختم ہونے کے بعد عورت نکاح ثانی کرنا چاہے تو کرسکتی ہے خواہ سابق شوہر سے یا کسی دوسرے مرد سے۔

(ب) دو طلاقوں سے علیحدگی

پہلی طلاق: دو طلاقوں سے علیحدگی کی صورت یہ ہے کہ نکاح کے بعد میاں بیوی میں اختلافات اس حد تک بڑھ جائیں کہ طلاق کی نوبت آجائے اور شوہر قاعدے کے مطابق بیوی کو حیض ختم ہونے کے بعد حالت طُہر میں جماع کئے بغیر پہلی طلاق دے دے اور دوران عدت (یعنی تین ماہ) میں کسی بھی وقت رجوع کرلے۔ یاد رہے طلاق سے رجوع کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آئندہ وہ طلاق شمار نہیں ہوگی بلکہ آئندہ زندگی میں یہ مرد جب کبھی طلاق دے گا تو وہ دوسری طلاق شمار ہوگی نہ کہ پہلی۔

دوسری طلاق: پہلی طلاق سے رجوع کے بعد دوبارہ کسی وقت (مثلاً چند دن' چند ہفتے' چند ماہ یا چند سال بعد) فریقین میں اختلافات پیدا ہوجائیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جائے اور شوہر بیوی کو قاعدے کے مطابق حیض ختم ہونے کے بعد حالتِ طُہر میں جماع کئے بغیر دوسری طلاق دے دے اس دوسری طلاق کے بعد بھی شریعت نے مرد کو دورانِ عدت (یعنی تین ماہ) میں رجوع کا حق دیا ہے اس لئے اس دوسری طلاق کو بھی رجعی طلاق ہی کہا جاتا ہے شوہر دوران عدت (تین ماہ) میں رجوع نہ کرے تو تین طہر یا تین حیض کے بعد دونوں میاں بیوی میں مستقل علیحدگی ہوجائے گی یہ علیحدگی بھی چونکہ دوسری رجعی طلاق کے بعد ہوئی ہے لہٰذا اس طلاق کے بعد بھی یہ مرد اور عورت آئندہ کبھی دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو بلا تردد کر سکتے ہیں- دو طلاقوں سے علیحدگی کی مزید وضاحت درج ذیل نقشہ سے ہوجائے گی-

	پہلا ماہ	دوسرا ماہ	تیسرا ماہ	
حیض کے بعد	طہر میں پہلی طلاق — حیض	طہر — حیض	طہر — حیض — رجوع	علیحدگی نہیں ہوئی
	پہلا ماہ (رجوع نہیں کیا)	دوسرا ماہ (رجوع نہیں کیا)	تیسرا ماہ (رجوع کرلیا)	
حیض کے بعد	طہر میں دوسری طلاق — حیض	طہر — حیض	طہر — حیض	حیض ختم ہوتے ہی علیحدگی ہوجائے گی
	پہلا ماہ (رجوع نہیں کیا)	دوسرا ماہ (رجوع نہیں کیا)	تیسرا ماہ (رجوع نہیں کیا)	
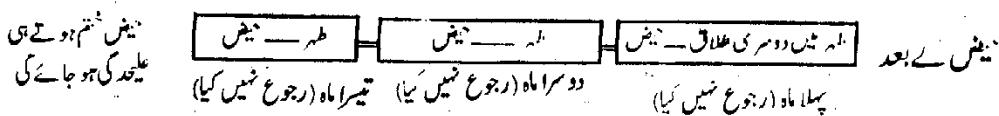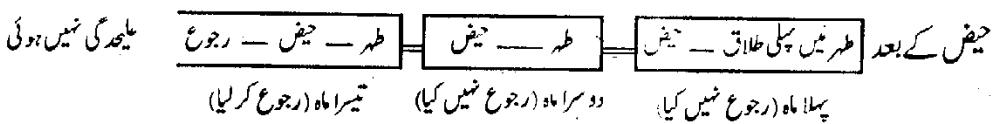
دوسری رجعی طلاق کی عدت (تین ماہ) گزرنے کے بعد عورت نکاح ثانی کرنا چاہے تو کر سکتی ہے خواہ سابق شوہر سے یا کسی دوسرے مرد سے-

(ج) تین طلاقوں سے علیحدگی کی جائز صورت

پہلی طلاق: میاں بیوی کے درمیان نکاح کے بعد پہلی مرتبہ (مثلاً ۱۹۵۰ء میں) اختلافات اس حد تک بڑھ جائیں کہ طلاق کی نوبت آجائے اور شوہر قاعدے کے مطابق بیوی کو حیض ختم ہونے کے بعد حالت طہر میں جماع کئے بغیر پہلی رجعی طلاق دے دے اور دوران عدت (تین طہر یا تین حیض) کسی بھی وقت رجوع کرلے اور میاں بیوی معمول کی زندگی بسر کرنے لگیں' پہلی رجعی طلاق سے رجوع کے بعد کچھ مدت (مثلاً چند دن' چند ہفتے' چند ماہ یا چند سال کے بعد مثلاً ۱۹۵۴ء میں) فریقین میں پھر اختلافات پیدا ہوجائیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جائے شوہر قاعدے کے مطابق بیوی کو حیض ختم ہونے کے بعد حالت طہر میں دوسری رجعی طلاق دے دے اور دوران عدت (تین طہر یا تین حیض) میں شوہر کسی بھی وقت رجوع کرلے اور میاں بیوی معمول کی زندگی بسر کرنا شروع کردیں لیکن

پھر کچھ مدت (مثلاً چند ہفتے' یا چند ماہ یا چند سال بعد مثلاً ۱۹۶۰ء میں) فریقین میں تیسری مرتبہ اختلافات پیدا ہوجائیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جائے شوہر قاعدے کے مطابق حیض ختم ہونے کے بعد حالت طہر میں جماع کئے بغیر تیسری طلاق دے دے تو تیسری طلاق دیتے ہی میاں بیوی میں مستقل علیحدگی ہوجائے گی- یاد رہے کہ جس طرح مرد کو پہلی اور دوسری طلاق کے بعد دوران عدت رجوع کرنے کا اختیار ہے اس طرح تیسری طلاق کے بعد یہ اختیار نہیں اسی لئے پہلی دو طلاقوں کو رجعی طلاق اور تیسری طلاق کو بائن (مستقل الگ کرنے والی) کہا جاتا ہے- تیسری طلاق کے بعد بھی عورت کو عدت (تین طہر یا تین حیض) گزارنے کا حکم ہے عدت کے بعد ہی عورت کسی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے-

یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیسری طلاق (بائن) کے بعد علیحدہ ہونے والے میاں بیوی آئندہ زندگی میں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے اِلّا یہ کہ عورت اپنی آزاد مرضی سے کسی دوسرے مرد کے ساتھ زندگی بھر کی رفاقت نبھانے کی نیت سے نکاح کرے دونوں وظیفہ زوجیت ادا کریں اور پھر کسی وقت وہ مرد (یعنی دوسرا شوہر) فوت ہوجائے یا پہلے شوہر کی طرح اپنی آزاد مرضی سے طلاق دے دے تو عدت گزارنے کے بعد یہ مطلقہ خاتون اگر اپنے پہلے شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے- (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ بقرہ' آیت نمبر ۲۳۰)
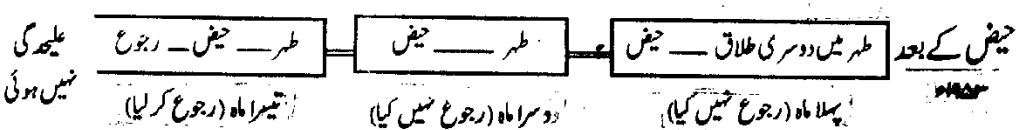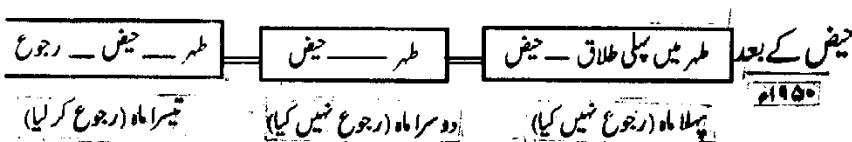
تین طلاقوں سے علیحدگی کی مزید وضاحت درج ذیل نقشہ سے کی جاسکتی ہے-

	پہلا ماہ	دوسرا ماہ	تیسرا ماہ	
حیض کے بعد ۱۹۵۰ء	طہر میں پہلی طلاق ـ حیض (رجوع نہیں کیا)	طہر ـ حیض (رجوع نہیں کیا)	طہر ـ حیض ـ رجوع (رجوع کرلیا)	علیحدگی نہیں ہوئی
حیض کے بعد ۱۹۵۵ء	طہر میں دوسری طلاق ـ حیض (رجوع نہیں کیا)	طہر ـ حیض (رجوع نہیں کیا)	طہر ـ حیض ـ رجوع (رجوع کرلیا)	علیحدگی نہیں ہوئی
حیض کے بعد ۱۹۶۰ء	طہر میں تیسری طلاق			فوراً علیحدگی ہوجائے گی لیکن عورت اس کے بعد تین ماہ عدت گزارے گی-

خُلع

جس طرح شریعت نے مرد کو ناموافق حالات میں طلاق کا حق دیا ہے اسی طرح عورت کو نامساعد

حالات میں مرد سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے خلع کا حق دیا ہے خلع دینے کے لئے شریعت نے شوہر کو بیوی سے کچھ معاوضہ لینے کی اجازت بھی دی ہے جو کہ کم و بیش عورت کے حق مہر کے برابر ہونا چاہئے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں ثابت بن قیس کی دینداری اور اخلاق میں عیب نہیں نکالتی لیکن مجھے شوہر کی ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہونا پسند نہیں لہذا مجھے خلع دلوا دیجئے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا "کیا تم ثابت کا حق مہر میں دیا ہوا باغ واپس کرنے کو تیار ہو؟" عورت نے عرض کیا "ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! " چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ "اپنا باغ واپس لے لو اور اسے آزاد کر دو۔" (بخاری) مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اگر میاں بیوی باہمی رضامندی سے خلع کا معاملہ طے نہ کر سکیں تو عورت شرعی عدالت کی طرف رجوع کر سکتی ہے اور عدالت کو شرعاً اس بات کا پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ عورت کو مرد سے خلع دلا کر آزاد کرا دے۔ یہ بات یاد رہے کہ شرعی معاملات میں کافر جج یا کافر عدالت کے فیصلے نافذ العمل نہیں ہوں گے ایسے علاقے یا ایسے ملک میں جہاں شرعی عدالت موجود نہ ہو علماء کی جماعت یا عام متقی اور پرہیزگار مسلمانوں کی پنچایت فیصلہ کر دے تو وہ نافذ العمل ہوگا تاہم مستقبل میں کسی فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے غیر مسلم عدالت سے ڈگری حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

خلع کی عدت ایک ماہ ہے اس کے بعد عورت جہاں چاہے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

بیک وقت تین طلاقیں

نکاح کے بعد فریقین حتی الامکان ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت نبھانے کی کوشش کرتے ہیں میاں بیوی میں باہمی اختلافات تو روز مرہ کے معمول کی بات ہے جسے سمجھ دار میاں بیوی حتی الامکان برداشت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب معاملہ اختلافات سے بڑھ کر نفرت' عداوت اور انتقام تک پہنچ جائے تو پھر نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے طلاق کے معاملے میں سوچ بچار' سنجیدگی اور تحمل سے کام لینے والے مرد کم ہی ہوتے ہیں اور شرعی احکام کا علم رکھنے والے تو اور بھی کم ہوتے ہیں بیشتر لوگ لڑائی جھگڑے اور غصہ کے دوران ہی طلاق دے ڈالتے ہیں اور شرعی احکام سے ناواقف ہونے کی بناء پر ایک ہی وقت میں تین (یا اس سے بھی زائد) مرتبہ طلاق کا لفظ کہہ ڈالتے ہیں جو کہ نہ صرف خلاف شرع ہے بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دیں آپ کو علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کے مارے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا "میری موجودگی میں کتاب اللہ سے یہ مذاق" ایک شخص نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا میں اسے قتل کر دوں؟" (نسائی)

رسول اکرم ﷺ کے الفاظ مبارک سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ شریعت اسلامیہ میں بیک وقت تین طلاقیں دینا کتنا بڑا گناہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت خاندان کو تباہی سے بچانے کے لئے جس مصلحت اور حکمت کو بروئے کار لانا چاہتی ہے بیک وقت تین طلاقیں دینے والا شخص نہ صرف ان مصلحتوں اور حکمتوں کو پامال کرڈالتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کی صریحاً نافرمانی کا مرتکب بھی ٹھہرتا ہے تاہم رسول اللہ ﷺ نے تین طلاقیں دینے والے شخص پر شدید ناراضی کے باوجود تین طلاقوں کو تین شمار نہیں فرمایا بلکہ تین کی بجائے ایک ہی شمار فرما کر امت کو بہت بڑے فتنے سے محفوظ فرمادیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں دو برس تک یک بارگی تین طلاقیں دینے والے شخص کی تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار کی جاتی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے جلد بازی سے کام لینا شروع کر دیا ہے حالانکہ انہیں رخصت دی گئی تھی لہٰذا تین طلاقیں نافذ کردینا مناسب ہے چنانچہ انہوں نے نافذ فرمادیں (مسلم ' کتاب الطلاق الثلاث)

رسول اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ اور دونوں خلفائے راشدین کے عمل سے درج ذیل تین باتیں واضح ہو جاتی ہیں (الف) بیک وقت تین طلاقیں دینا شریعت اسلامیہ میں بہت بڑا گناہ ہے (ب) یک بارگی تین طلاقیں دینے والے کو گناہ گار ٹھہرانے کے باوجود شریعت اسلامیہ اسے طلاق کے باقی دو مواقع سے محروم نہیں کرتی اور تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار کرتی ہے (ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یک بارگی تین طلاقیں دینے سے روکنے کے لئے بطور سزا تین کو تین ہی نافذ فرمادیا تھا لیکن یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا شریعت اسلامیہ کا مستقل قانون نہیں تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے طلاق کے احکام بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ (۶۵:۱) یعنی عورتوں کو ان کی عدت کے لئے طلاق دیا کرو جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طلاق دینے کے بعد جو عدت (یعنی تین ماہ) مقرر کی گئی ہے وہ پوری کرو اور پھر دوسری طلاق دو اسی طرح دوسری طلاق کی عدت پوری کرنے کے بعد تیسری طلاق دو جو شخص بیک وقت تین طلاقیں دیتا ہے اس نے گویا دوسری اور تیسری طلاق کی عدت پوری کئے بغیر طلاق دے دی جبکہ پہلی طلاق کے بعد رجوع یا تین ماہ کا انتظار کرنا ضروری تھا لہٰذا بیک وقت تین طلاقیں دینے کی صورت میں پہلی طلاق تو ہوجاتی ہے دوسری اور تیسری طلاق وقت مقررہ سے قبل دینے کی وجہ سے نافذ نہیں ہوتی اس کی مثال بالکل ایسے ہے جیسا کہ نماز کے بارے میں حکم ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا بے شک نماز مقرر وقت پر ادا کرنا اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے (سورہ نساء' آیت نمبر

۱۰۳) جس کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز فجر کے وقت ' ظہر کی ظہر کے وقت ' عصر کی عصر کے وقت ' مغرب کی مغرب کے وقت اور عشاء کی عشاء کے وقت پڑھنی فرض ہے۔ اگر کوئی شخص فجر کے وقت پانچوں نمازیں اکٹھی ادا کرلے تو کیا اس کی نمازیں واقعی ادا ہوجائیں گی؟ فجر کی نماز تو واقعی ادا ہو جائے گی کیونکہ اس کا وقت تھا لیکن ظہر کی نماز جب تک ظہر کے وقت ' عصر کی عصر کے وقت ' مغرب کی مغرب کے وقت اور عشاء کی عشاء کے وقت ادا نہیں کی جائیں گی اس وقت تک ادا نہیں ہوں گی لہذا فجر کے وقت اکٹھی نمازیں پڑھنے کے باوجود اپنے اپنے مقررہ وقت پر ساری نمازیں دوبارہ پڑھنی پڑیں گی اسی طرح جو شخص بیک وقت تین طلاقیں اکٹھی دیتا ہے اس کی پہلی طلاق تو ہو جاتی ہے لیکن دوسری یا تیسری طلاق کے لئے جب تک شریعت کا مقرر کردہ ضابطہ پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک وہ نافذ العمل نہیں ہوں گی۔

یہ بات یاد رہے کہ سات اسلامی ممالک جن میں مصر ' سوڈان ' اردن ' مراکش ' عراق ' شام اور پاکستان شامل ہیں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار کرنے کا قانون نافذ ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک بیک وقت دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں لیکن ہمیں درج ذیل وجوہات کی بناء پر یہ موقف تسلیم کرنے میں تامل ہے۔

۱ رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار فرمایا سنت رسول ﷺ کے مقابلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد حجت نہیں بن سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾

"اے لوگو' جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔" (سورہ حجرات ' آیت نمبر۱)

۲ امام مسلم کی روایت کردہ حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق عہد صدیقی رضی اللہ عنہ اور عہد فاروقی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سال کا عرصہ اس مسئلہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کے بعد بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے پر کبھی بھی امت کا اجماع نہیں رہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ' تابعین اور ائمہ کرام میں بھی اس مسئلہ پر اختلاف رہا ہے اور مذکورہ بالا سات اسلامی ممالک میں یک بارگی تین طلاقوں کو ایک شمار کرنے کا قانون تو اس کی بڑی واضح دلیل ہے۔

۴ بعض اہلِ علم امام مسلم کی روایت کردہ حدیث کی یہ تاویل پیش کرتے ہیں "ابتدائی دور میں لوگوں میں خیانت قریب قریب مفقود تھی اس لئے تین طلاقیں دینے والے کے اس بیان کو تسلیم کرلیا جاتا کہ اس کی نیت ایک ہی طلاق کی تھی اور باقی دو محض تاکید کے طور پر تھیں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ اب لوگ عجلت میں طلاق دے کر بہانہ کرتے ہیں تو آپ نے بہانہ قبول کرنے سے انکار کردیا۔" یہ تاویل ہمارے نزدیک بڑے خطرناک مضمرات کی حامل ہے خیرالقرون کے بارے میں محض ایک فقہی مسئلے کی خاطر یہ تسلیم کرلینا کہ خیرالقرون میں عہد فاروقی کے آغاز میں ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر سے صداقت اور دیانت مفقود ہوگئی تھی یا ہونے لگی تھی بہت سے دوسرے فتنوں کا دروازہ کھول دے گی ہمارے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر خیانت کے الزام کا بوجھ اٹھانے سے کہیں زیادہ آسان یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو مِنْ وعَنْ تسلیم کرلیا جائے۔

۵ مذکورہ حدیث شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یک بارگی تین طلاقوں کو تین نافذ کرنے کا جواز لوگوں کی عجلت بتایا ہے نہ کہ لوگوں کی غلط بیانی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیش کردہ جواز کو چھوڑ کر اپنی طرف سے ایک جواز تصنیف کرکے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردینا بذات خود دیانت کے خلاف ہے۔

۶ تین طلاقوں کو تین طلاقیں تسلیم کرنے کے بعد اس کے جو قبیح نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ خود اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کا نفاذ ایک تعزیری اقدام تو ہو سکتا ہے مستقل قانون نہیں ہو سکتا۔ اولاً طلاق دینے والا اس مہلت سے مکمل طور پر محروم ہوجاتا ہے جو شریعت اسے سوچ بچار کے لئے دینا چاہتی ہے۔ ثانیاً طلاق کے بعد فریقین جب پچھتاتے ہیں تو دوبارہ نکاح کی صورت پیدا کرنے کے لئے بے گناہ عورت کو جس طرح حلالہ کے عمل سے گزارنے کے لئے آمادہ کیا جاتا ہے وہ دین اسلام کے مزاج سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتا۔

مذکورہ دلائل کی بناء پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نقلی اور عقلی ہر دو اعتبار سے یک بارگی تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرنا ہی شریعت کا صحیح حکم ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

یہاں یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہئے کہ قطع نظر اس بحث کے کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں تین واقع ہوتی ہیں یا ایک' بیک وقت تین طلاقیں دینا بہت بڑا گناہ ہے' اس میں نہ صرف سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے بلکہ ان تمام مصلحتوں کی پامالی بھی ہے جو شریعت نے الگ الگ تین طلاقوں میں رکھی ہے اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیک وقت تین طلاقیں دینے والے کی تین طلاقیں بطور سزا نہ صرف نافذ فرماتے بلکہ اس کے مرتکب کو بدنی سزا بھی دیتے لہٰذا اصل مسئلہ بیک وقت

تین طلاقیں دینے کے گناہ کو واضح کرنا اور اس قبیح جرم کو روکنے اور ختم کرنے کی کوشش کرنا ہے جس کے لئے علماء اور فقہاء کو چاہئے کہ وہ اسلام کے دیگر احکام (مثلاً ظہار وغیرہ) کو سامنے رکھتے ہوئے تین طلاقیں دینے والے کے لئے کوئی مناسب سزا تجویز کریں جس سے اس خلاف سنت اور خطرناک طریقہ طلاق کا سدِ باب ہو سکے۔

حلالہ:

قرآن مجید کی سورہ بقرہ' آیت نمبر ۲۳۰ کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو الگ الگ اوقات میں تین طلاقیں دے چکا ہو تو وہ دوبارہ اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا اِلّا یہ کہ وہ عورت اپنی آزاد مرضی سے کسی دوسرے مرد کے ساتھ زندگی بھر رفاقت نبھانے کی نیت سے نکاح کرے دونوں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں اور یہ مرد (یعنی دوسرا شوہر) عورت کو اپنی آزاد مرضی سے طلاق دے دے (یا فوت ہو جائے) تو یہ عورت عدت گزارنے کے بعد سابق شوہر کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ آیت مذکورہ کی روشنی میں بعض حیلہ ساز علماء نے تین طلاقوں والی مطلقہ کا اپنے سابقہ شوہر سے نکاح کروانے کے لئے یہ حیلہ ایجاد کیا ہے کہ اس مطلقہ کا کسی مرد سے عارضی نکاح کروا کے ایک یا دو دن کے بعد طلاق دلوادی جائے تاکہ وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے۔

عورت کو اپنے سابقہ شوہر کے لئے حلال کرانے کے اس فعل کو "حلالہ" کہا جاتا ہے اس فعل کے فاعل کو "مُحَلِّلْ" کہا جاتا ہے یعنی حلالہ نکالنے والا اور جس شخص کے لئے حلالہ نکالا جاتا ہے اسے "مُحَلَّلْ لَهٗ" کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید کے حکم اور حلالہ کا فرق درج ذیل جدول سے باسانی لگایا جا سکتا ہے۔

نمبر شمار	شرعی احکام	نکاح مسنون	نکاح حلالہ
۱	نیت	زندگی بھر رفاقت کی نیت	ایک یا دو راتوں کے بعد طلاق کی نیت
۲	مقصد	حصولِ اولاد	دوسرے مرد کے لئے عورت کو حلال کرنا
۳	عورت کی اجازت و رضا	واجب ہے	اجازت لی جاتی ہے نہ رضا
۴	کفو	دین' حسب و نسب' مال و دولت اور حسن و جمال سب کچھ دیکھا جاتا ہے	کوئی چیز نہیں دیکھی جاتی

۵	مہر	ادا کرنا فرض ہے	نہ طے کیا جاتا ہے نہ ادا کیا جاتا ہے
۶	اعلان اور تشہیر	اعلان اور تشہیر کرنا مسنون ہے	خفیہ رکھا جاتا ہے
۷	ولیمہ	خوشی دعوت دی جاتی ہے	ولیمہ نہیں کیا جاتا
۸	رخصتی	عزت اور وقار کے ساتھ سسرال رخصتی ہوتی ہے	عورت خود چل کر محلل کے پاس جاتی ہے
۹	جہیز	والدین حسب استطاعت مہیا کرتے ہیں	جہیز کا تصور ہی نہیں ہوتا۔
۱۰	دلہا دلہن کے جذبات	محبت اور مسرت سے معمور	نفرت اور ندامت سے معمور
۱۱	اعزہ و اقارب کی مبارک سلامت	تمام اعزہ و اقارب مبارک سلامت کی دعائیں دیتے ہیں	ہر طرف سے لعنت اور ملامت کی جاتی ہے
۱۲	دلہن کا بناؤ سنگھار	سہیلیاں خوشی خوشی کرتی ہیں	دولہن بننے کا تصور ہی مفقود ہوتا ہے
۱۳	شب عروسی کا اہتمام	سسرال والے بصد مسرت کرتے ہیں	سسرال کا وجود ہی عنقا ہوتا ہے
۱۴	شب عروسی دلہن کے لئے ہدیہ	شوہر بصد مسرت اہتمام کرتا ہے	محلل پھوٹی کوڑی بھی خرچ نہیں کرتا
۱۵	نان و نفقہ	شوہر کے ذمہ ہوتا ہے	محلل معاوضہ وصول کرتا ہے

مسنون نکاح اور حلالہ میں فرق واضح ہے نکاح اتباع سنت ہے جبکہ حلالہ خلاف سنت ہے نکاح سراسر رحمت اور راحت ہے جبکہ حلالہ سراسر لعنت اور ملامت ہے نکاح سراسر عزت اور عصمت کا ضامن ہے جبکہ حلالہ سراسر زنا اور بدکاری کا راستہ ہے اسی لئے رسول اکرم ﷺ نے حلالہ نکالنے والے کو کرائے کا سانڈ کہا ہے۔ (ابن ماجہ) ایک دوسری حدیث مبارک ہے "حلالہ نکالنے اور نکلوانے والا دونوں ملعون ہیں۔" (ترمذی) حلالہ کی حرمت ویسے تو رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک سے بالکل واضح ہے لیکن جو حضرات اس کے لئے حیلہ سازی کرتے ہیں ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر

حلالہ جائز ہے تو پھر اہل تشیع میں رائج متعہ کیوں حرام ہے؟ دونوں صورتوں میں کچھ معاوضہ طے کرکے محدود اور معین وقت کے لئے نکاح کیا جاتا ہے اس کے بعد فریقین میں علیحدگی طے شدہ امر ہوتا ہے دونوں صورتوں میں عملاً آخر فرق ہی کیا ہے؟ کیا شراب کا نام دودھ رکھنے سے شراب حلال ہوجاتی ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں لوگوں کو یک بارگی تین طلاقیں دینے کے جرم سے روکنے کے لئے نہ صرف یک بارگی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرنے کا قانون نافذ فرمایا بلکہ اس کے ساتھ حلالہ نکالنے اور نکلوانے والے کے لئے سنگسار کی سزا کا قانون بھی نافذ فرمادیا ان دونوں قوانین کا بیک وقت نفاذ لوگوں کی جلد بازی کا موثر ترین سدباب تھا' تین طلاقیں دینے والا ایک طرف تو اپنی جلد بازی کی وجہ سے زندگی بھر ندامت کے آنسو بہاتا رہتااور دوسری طرف حلالہ جیسے ملعون فعل کا تصور بھی اس کے رونگٹے کھڑے کردینے کے لئے کافی ہوتا۔ یک بارگی تین طلاق کے قبیح جرم کو ختم کرنے کے لئے اس سے زیادہ سخت اور کڑی سزا ممکن ہی نہ تھی۔

ہمیں ان حضرات کی جسارت پر بڑا تعجب ہوتا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلے قانون کے حوالے سے یک بارگی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے کا فتویٰ تو صادر فرمادیتے ہیں لیکن دوسرے قانون (یعنی حلالہ کے فاعل کو سنگسار کرنے کی سزا) نہ صرف چھپاتے ہیں بلکہ الٹا اس حرام اور ملعون کام کی لوگوں کو راہ دکھاتے ہیں۔

حلالہ کا ایک بہت ہی افسوسناک اور المناک پہلو یہ ہے کہ تین طلاقیں دینے کا جرم تو مرد کرتا ہے لیکن اس کی سزا عورت کو بھگتنی پڑتی ہے۔ اولاً کرے کوئی اور بھرے کوئی کا اندھا قانون نفس اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ قرآن مجید کا واضح ارشاد مبارک ہے ﴿ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ﴾ یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (سورہ فاطر' آیت نمبر۱۸)

ثانیاً مرد کے اس احمقانہ جرم کی جو سزا عورت کو بھگتنی پڑتی ہے وہ سزا بھی ایسی ہے جسے نہ تو کوئی غیرت مند مرد برداشت کرسکتا ہے نہ کوئی غیرت مند عورت برداشت کرسکتی ہے۔

کیا اس بے غیرتی کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جو سب سے زیادہ غیرت مند ہے یا اس کا حکم اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے جو اللہ کی مخلوق میں سے سب سے بڑھ کر غیرت مند ہیں؟ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ (ترجمہ) کہو اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم کبھی نہیں دیتا کیا تم اللہ کا نام لے کر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں۔(سورہ اعراف' آیت نمبر۲۸)

اسلام' اعتدال کا مذہب

معاشرتی زندگی میں نکاح اور طلاق بڑی اہمیت کے حامل ہیں دیگر مذاہب میں دوسرے معاملات کی طرح نکاح اور طلاق کے معاملے میں بھی افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ عیسائیت کا ایک دور وہ تھا جب اس میں قانونی اور مذہبی طور پر طلاق کی اجازت نہ تھی گھر کے اندر مرد اور عورت کی زندگی خواہ جہنم زار ہی کیوں نہ بن جائے نہ مرد کو طلاق دینے کی اجازت تھی نہ ہی عورت الگ ہونے کے لئے کوئی چارہ جوئی کر سکتی تھی یہ ساری سختی اور شدت حضرت عیسٰی علیہ السلام کے اس قول کی وجہ سے تھی "جسے خدا نے جوڑا ہے اسے آدمی جدا نہ کرے۔" (متی ۱۹:۶) جس کا مطلب طلاق کی حوصلہ شکنی کرنا تھا جیسا کہ اسلام میں بھی طلاق کو "بہت بڑا گناہ" کہا گیا ہے لیکن عیسایوں نے مذہبی معاملات میں افراط و تفریط کی جو روش اختیار کر رکھی تھی اس کی بناء پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مذکورہ قول کی بنیاد پر طلاق کو مکمل طور پر حرام قرار دے دیا گیا تھا اگر مرد اور عورت کی باہمی رفاقت کی کوئی بھی صورت باقی نہ رہ گئی ہو تو آخری چارہ کار کے طور پر عیسائیوں کے ہاں قانون یہ تھا کہ مرد عورت ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں لیکن اس کے بعد نکاح ثانی نہ کریں۔ اس قانون کی بنیاد انجیل کا یہ حکم تھا "جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے علاوہ کسی اور سبب سے طلاق دے اور دوسرا نکاح کرے وہ زنا کرتا ہے۔" (متی ۱۹:۹) یہ قانون بھی اگرچہ طلاق ہی کی حوصلہ شکنی کے لئے تھا لیکن اس کی غلط تاویل کرکے عیسائی علماء نے اسے پہلے قانون سے بھی زیادہ بدتر بنا دیا تھا اس قانون کا مطلب یہ تھا کہ علیحدگی کے بعد یا تو مرد و عورت دونوں عمر بھر راہب اور راہبہ (تارک الدنیا) بن کر رہیں یا پھر زنا اور بدکاری کا راستہ اختیار کریں لیکن نکاح ثانی ان کے لئے شجر ممنوعہ تھا۔

عیسائیت کا دوسرا دور یہ ہے جو پہلے دور کی بالکل ضد اور اس کا شدیدّ ردعمل ہے جس میں اولاً صرف مرد کو ہی نہیں عورت کو بھی طلاق دینے کا مساوی حق حاصل ہے۔ ثانیاً مرد و عورت کا ایک دوسرے کو طلاق دینا اور دوسرا رفیق زندگی اختیار کرنا اتنا ہی سہل ہے جتنا لباس تبدیل کرنا سہل اور آسان ہے۔ ایک سروے کے مطابق صرف برطانیہ میں گزشتہ تین سال میں طلاق کی شرح میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے سویڈن میں ہونے والی نصف شادیوں کا انجام طلاق ہوتا ہے فن لینڈ میں طلاق کی شرح اٹھاون (۵۸%) فیصد ہے (۱) امریکہ کی مردم شماری بیورو کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں روزانہ سات ہزار جوڑے نکاح کے بندھن میں باندھے جاتے ہیں جن میں سے تین ہزار تین سو (یعنی پچاس فیصد) میاں بیوی ایک دوسرے کو طلاق دے دیتے ہیں۔ (۲)

۱۔ ندائے ملت' لاہور' ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء (خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے)

۲۔ اردو نیوز' جدہ' ۹ دسمبر ۱۹۹۶ء

چلتے چلتے ایک نگاہ اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان میں رائج ہندو دھرم میں نکاح و طلاق کے قوانین پر بھی ڈالتے چلئے۔

قوانین نکاح

ہندو دھرم میں آٹھ قسم کے نکاح ہیں فریقین کی باہمی رضامندی کی صورت میں تمام اقسام جائز ہیں۔

۱ براہم نکاح = کسی لڑکی کو بنا سنوار کر بیاہنا براہم نکاح کہلاتا ہے۔

۲ پراجاپت نکاح = مرد عورت اکٹھے مل کر مقدس رسومات بجالائیں تو اسے پراجاپت نکاح کہتے ہیں۔

۳ آرس نکاح = کسی دوشیزہ کو دو گائے کے عوض بیاہنا آرس نکاح کہلاتا ہے۔

۴ دیو نکاح = کسی پجاری کو قائم مقام بنا کر دوشیزہ کو دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جائے تو اسے دیو نکاح کہتے ہیں۔

۵ گاندھرو نکاح = کسی دوشیزہ کا اپنی مرضی سے کسی مرد سے ملاپ کرنا گاندھرو نکاح کہلاتا ہے۔

۶ آسر نکاح = کسی دوشیزہ کو بہت سے مال کے عوض بیاہنا آسر کہلاتا ہے۔

۷ را کھش نکاح = کسی دوشیزہ کو اغوا کر لینا را کھش نکاح کہلاتا ہے۔

۸ پیشاج نکاح = کسی دوشیزہ کو نشے کی حالت میں یا سوتے میں بھگا لے جانا پیشاج نکاح کہلاتا ہے۔(۱)

نکاح ثانی

اگر کوئی عورت بانجھ ہو تو اس کا شوہر دوسری شادی سے پہلے آٹھ سال انتظار کرے گا اگر عورت کے ہاں مردہ بچہ پیدا ہوا تو مرد دس سال انتظار کرے گا اگر عورت کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں تو مرد کو دوسری شادی سے قبل بارہ سال تک انتظار کرنا چاہئے۔ (۲)

طلاق

اول چار قسم کے نکاح کی صورت میں طلاق نہیں ہو سکتی دیگر چار قسم کے نکاحوں میں قانون طلاق یہ ہے کہ اپنی بیوی سے نفرت کرنے والا مرد بیوی کی مرضی کے بغیر طلاق نہیں دے سکتا نہ ہی خاوند سے نفرت کرنے والی عورت خاوند کی مرضی کے بغیر نکاح کالعدم قرار دے سکتی ہے۔(۳) ایسی بیوی کو مرد (یک طرفہ) چھوڑ سکتا ہے جس کی بابت پتہ چلے کہ وہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ سو چکی ہے لیکن صحیح النسل اور شریف بیوی کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ (۴)

۱۔ ارتھ شاستر، مطبوعہ مسجد نورانی، پی ای سی ایچ ایس، کراچی، ص ۳۳۷
۲۔ ارتھ شاستر، ص ۳۳۹
۳۔ ارتھ شاستر، ص ۳۴۲
۴۔ ارتھ شاستر، ص ۳۸۱

نیوگ قانون

نیوگ قانون یہ ہے کہ اگر خاوند اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو تو اسے اپنی بیوی کو اجازت دینی چاہئے کہ وہ اچھی نسل کے مرد سے ملاپ کرکے اپنے خاوند کے لئے اولاد پیدا کرے لیکن بیوی اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے اسی طرح اگر عورت اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں تو اسے اپنے خاوند کو اجازت دینی چاہئے کہ وہ کسی بیوہ عورت سے ملاپ کرکے اولاد پیدا کرلے۔(۱)

عیسائیت اور ہندو دھرم کے مذکورہ قوانین میں افراط و تفریط انسانیت کے نام پر بدنما داغ ہے۔ غیر مسلموں کے افراط و تفریط پر مبنی یہی وہ خود ساختہ قوانین اور ضابطے ہیں جن کے بارے میں قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (۷:۱۵۷)یعنی حضرت محمد ﷺ نے آکر ان سے وہ بوجھ اتار دیئے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ (خود ساختہ) بندشیں کھول دیں جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔(سورہ اعراف' آیت نمبر۱۵۷)

اسلام چونکہ اللہ تعالی کا نازل کردہ دین ہے جسے حکیم اور خبیر ذات نے انسانوں کے مزاج اور فطرت کے عین مطابق بنایا ہے اس لیے اس میں نہ افراط ہے نہ تفریط بلکہ ہر حکم میں ایک ایسی شان اعتدال ہے کہ اس شان اعتدال تک کسی عقل انسانی کی رسائی ممکن ہی نہیں۔

اسلام نہ تو طلاق پر مکمل پابندی عائد کرتا ہے کہ فریقین کا چین و سکون تباہ ہوتا ہے تو ہوتا رہے میاں بیوی ایک دوسرے سے شدید نفرت کرتے ہیں تو کرتے رہیں گھر مسلسل میدان کارزار بنا ہے تو بنا رہے اور نہ ہی طلاق کی کھلی چھٹی دیتا ہے کہ جو شخص جب چاہے طلاق کا لفظ منہ سے نکال کر عورت سے علیحدگی اختیار کرلے ایک طرف تو اسلام طلاق کو سب سے بڑا گناہ قرار دے کر اس کی حوصلہ شکنی کرتا ہے مرد اور عورت پر ایسی اخلاقی اور قانونی پابندیاں عائد کرتا ہے کہ اگر فریقین میں نبھاہ کرنے کا کچھ بھی داعیہ موجود ہو تو فریقین طلاق کی بجائے نکاح کے بندھن میں بندھے رہنے کو ترجیح دیں دوسری طرف اگر فریقین میں نفرت اور عداوت اس درجہ تک پہنچ گئی ہو کہ میاں بیوی یا دونوں میں سے کسی ایک کی زندگی اجیرن ہو چکی ہو تو اسلام مرد کو ہی نہیں عورت کو بھی علیحدگی حاصل کرنے کا حق دیتا ہے حتی کہ اگر مرد از خود عورت کو خلع دینے کے لئے تیار نہ ہو تو عورت کو شرعی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا حق بھی دیا گیا ہے جو کہ دونوں میاں بیوی کو حکما علیحدہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

اسلام کی یہی شان اعتدال دوسرے احکام میں بھی دیکھی جاسکتی ہے مثلاً ایک طرف قیام اللیل کی اتنی رغبت دلائی کہ ارشاد مبارک ہے "فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز

ہے۔" (احمد) دوسری طرف ہمیشہ ساری رات قیام کرنے والے کو فرمایا "جس نے میری سنت چھوڑ دی وہ مجھ سے نہیں۔" (بخاری) ایک طرف زکاۃ دینے والوں کو حکم دیا کہ لوگوں کے اچھے مال نہ لئے جائیں۔ (بخاری) دوسری طرف زکاۃ لینے والوں کو حکم دیا کہ زکاۃ لینے والا آئے تو اس سے اپنے اموال چھپا کے نہ رکھیں۔(بخاری) ایک طرف مردوں کو حکم دیا کہ اگر عورتیں مسجد میں جا کر نماز پڑھنا چاہیں تو انہیں مسجد میں جانے سے نہ روکو (ابوداؤد) دوسری طرف عورتوں کو یہ حکم دیا کہ عورتوں کے لئے گھر کی نماز مسجد کی نماز سے افضل ہے۔(ابوداؤد) ایک طرف مردوں کو حکم دیا کہ غیر محرم عورت کے چہرے پر پڑنے والی پہلی نظر تو معاف ہے دوسری نظر ڈالنا حرام ہے۔(ابوداؤد) دوسری طرف منکوحہ عورت کو یہ حکم دیا کہ دن یا رات کی کسی گھڑی میں بھی تمہارا شوہر جنسی خواہش پوری کرنے کے لئے بلائے تو انکار نہ کرو ورنہ اللہ ناراض ہوگا (مسلم' ابن ماجہ) دین اسلام کے تمام احکام میں حکمت اور اعتدال کے اس اصول کو کہیں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا دنیا کا کوئی دوسرا مذہب یا قانون اپنے احکام یا ضابطوں میں ایسی شان اعتدال کی نظیر پیش نہیں کرسکتا اسلام کی یہ شانِ اعتدال نکاح اور طلاق کے احکام میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

اسلام اور احترام آدمیت

قرآن مجید میں ارشاد مبارک ہے وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ یعنی ہم نے بنی آدم کو عزت عطا فرمائی ہے (سورہ بنی اسرائیل' آیت نمبر ۷۰) قرآن مجید کی اس آیت کی ٹھیک ٹھیک تفسیر ہمیں طلاق کے احکام میں ملتی ہے طلاق کی نوبت ہمیشہ فریقین کے باہمی لڑائی جھگڑے' اختلافات ایک دوسرے کے ساتھ زیادتی اور حقوق کی عدم ادائیگی کے نتیجے میں پیش آتی ہے ایسی صورت حال میں بڑے بڑے پرہیز گار لوگوں کے ہاتھوں سے اخلاق کا دامن چھوٹ جاتا ہے ہر فریق اپنے اپنے موقف کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کوشش میں بسا اوقات غلط بیانی' الزام تراشی اور بہت سی جائز و ناجائز باتیں زبان سے نکل جاتی ہیں میاں بیوی کے تعلقات کی اپنی ایک الگ نوعیت ہوتی ہے جو بڑی نازک اور حساس ہوتی ہے میاں بیوی میں سے کسی ایک کی زبان سے نکلی ہوئی معمولی سی بات بھی دوسرے فریق کے لئے نہ صرف ذلت اور رسوائی کا باعث بن سکتی ہے بلکہ اس کا مستقبل بھی مخدوش کرسکتی ہے چنانچہ طلاق دیتے وقت اللہ تعالیٰ نے مردوں کو بار بار یہ ہدایت ارشاد فرمائی ہے۔

﴿ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا

لِّتَعۡتَدُوۡا ﴾ (۲۳۱:۲)

یعنی یا تو بھلے طریقے سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کردو محض ستانے کے لئے انہیں نہ روکو تاکہ ان پر زیادتی کرو۔ (سورہ بقرہ' آیت نمبر۲۳۱) جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے بیوی سے رجوع کا فیصلہ کرلیا ہے تو اس کے ساتھ آئندہ حسن معاشرت کے ساتھ زندگی بسر کرو اس کے حقوق ادا کرو اسے عزت کے ساتھ شریفانہ طریقے سے گھر میں بساؤ اسے یہ احساس نہ ہو کہ اسے محض ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے یا اذیت اور نقصان پہنچانے کے لئے روکا گیا ہے اور اگر تم نے اسے الگ کرنے کا فیصلہ کرہی لیا ہے تب بھی اس کے خلاف شکایات یا الزامات کا دفتر کھول کے نہ بیٹھ جاؤ اس کی کمزوریوں اور خامیوں کی تشہیر نہ کرتے پھرو کہ آئندہ زندگی میں کوئی دوسرا مرد اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہ ہو بلکہ شریفانہ طریقے سے اسے رخصت کرو اسی مصلحت کے پیش نظر اسلام نے طلاق کے نفاذ کو کسی عدالت یا پنچایت وغیرہ کے ساتھ منسلک نہیں کیا بلکہ اس معاملے میں مرد کو مطلق اختیار دیا گیا ہے کہ جب وہ محسوس کرے بیوی کے ساتھ اس کی رفاقت ناممکن ہو چکی ہے تو قاعدے کے مطابق وہ جب چاہے طلاق دے سکتا ہے۔

یہی معاملہ خلع کا ہے اگر کوئی عورت خلع لینے کے لئے عدالت میں جاتی ہے تو عدالت کو صرف اس بات کا اطمینان حاصل کرنے کا اختیار ہے کہ واقعی عورت کو مرد کے ساتھ شدید نفرت ہے اگر یہ دونوں اکٹھے رہے تو حدود اللہ قائم نہیں رکھ سکیں گے لیکن عدالت کو اس بات کا اختیار نہیں کہ وہ عورت سے خلع کے اسباب دریافت کرے کہ وہ مرد عورت جو ایک مدت تک ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے زندگی بسر کرتے رہے ہیں الگ ہوتے ہوئے ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے پر مجبور ہوجائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی خلع کے لئے اپنا مقدمہ پیش کیا اور بتایا کہ وہ اپنے شوہر کو ناپسند کرتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو نصیحت کی اور شوہر کے ساتھ رہنے کا مشورہ دیا عورت نے قبول نہ کیا آپ نے اسے ایک کوڑے کرکٹ سے بھری ہوئی کوٹھڑی میں بند کردیا ایک رات قید رکھنے کے بعد نکالا اور پوچھا بتاؤ "رات کیسی گزری؟" عورت نے کہا "خدا کی قسم! شوہر کے ہاں جانے کے بعد اتنی اچھی نیند مجھے کبھی نہیں آئی جتنی آج رات آئی ہے۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شوہر کو حکم دیا کہ وہ بلا تاخیر اپنی بیوی کو الگ کردے۔ (ابن کثیر)

اختلافات' تنازعات' انتقامی جذبات اور لڑائی جھگڑے کی دہلیز پر کھڑے ایک فریق کو حسن معاشرت کی یہ تعلیم' احترام آدمیت کی ایسی بے نظیر مثال ہے جو دینِ اسلام کے مُنَزَّل مِنَ اللہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

ایک طرف مرد کو یہ ہدایت ہے کہ وہ عورت کو حسنِ اخلاق سے رخصت کرے اور دوسری طرف مطلقہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ سابق شوہر سے تعلق کے احترام میں تین ماہ تک دوسرا نکاح کرنے سے رکی رہے یہ احترامِ آدمیت کی ایسی نادر مثال ہے جو کسی دوسرے مذہب میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔

حرف آخر

کہا جاسکتا ہے کہ فریقین کی باہمی عداوت' دشمنی اور انتقامی کار وائیوں کے دوران آخر کتنے ایسے حوصلہ منداور نیک سیرت لوگ ہوں گے جو اسلام کی ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوں گے؟ یہ سوال اپنی جگہ خواہ کتنا ہی حقیقت پسندانہ کیوں نہ ہو حدود اللہ کو قائم رکھنے والے نیک سیرت اور سعادت مند لوگوں کے وجود سے یہ زمین کبھی خالی نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔ اگرچہ ایسے لوگوں کی تعداد ہمیشہ کم ہی رہی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ یعنی میرے شکر گزار بندوں کی تعداد کم ہی ہے۔ (سورہ سباء' آیت نمبر ۱۳)

اسلامی تعلیمات سے انحراف کی صورت میں اسلامی تعلیمات کی حقانیت اور سچائی پر تو کوئی حرف نہیں آتا البتہ ان تعلیمات سے انحراف کرنے والوں کو اس کی سزا ضرور بھگتنی پڑتی ہے انحراف کرنے والا اگر کوئی فرد ہے تو فرد کو' اگر پورا معاشرہ ہے تو پورے معاشرے کو اس کی سزا بھگتنی پڑے گی' معاملہ خواہ عورت کے حقوق کا ہو یا الجھے ہوئے معاشرتی مسائل کا' جب تک ہم اسلامی تعلیمات سے انحراف کرتے رہیں گے ہمارا معاشرہ مسائل کی آگ میں مسلسل جلتا رہے گا فلاح اور نجات کا راستہ صرف ایک ہی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات سے انحراف ترک کرکے اللہ اور اس کے رسول کے آگے سر تسلیم خم کردیں قرآن مجید گزشتہ چودہ صدیوں سے مسلسل ہمیں پکار پکار کر آواز دے رہا ہے۔

﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ﴾ (۸: ۲۴)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔" (سورہ انفال' آیت نمبر ۲۴)

کاش ہم قرآن مجید کی اس حیات آفریں آواز کو سن سکیں کاش ہمیں قرآن مجید کی اس حیات افزا آواز پر غور کرنے کے لمحات میسر آسکیں اور اے کاش ہمیں قرآن مجید کی اس حیات بخش آواز پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہوسکے۔

ابتداءً نکاح اور طلاق کے مسائل ایک ہی کتاب میں مرتب کئے گئے تھے لیکن ضخامت زیادہ ہونے کی وجہ سے دونوں حصوں کو الگ الگ کرنا پڑا امید ہے کہ اس سے دونوں حصوں کی افادیت میں

کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ
طلاق کے مسائل نکاح کی نسبت زیادہ تحقیق طلب اور احتیاط کے متقاضی تھے ہم نے اہل علم سے حتی المقدور استفادہ کی کوشش کی ہے تاہم کسی غلطی کی نشاندھی پر ہم اہلِ علم کے تہ دل سے شکر گزار ہوں گے

کتب احادیث کی تیاری نیز دوسری زبانوں میں ترجمہ طباعت اور تقسیم میں کسی بھی طرح حصہ لینے والے تمام حضرات کے حق میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کے لئے اس کارِ خیر کو قیامت تک کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور دنیا و آخرت میں ان کی عزت افزائی فرمائے۔ آمین۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہماری یہ (حقیر سی) خدمت (اپنی بارگاہ میں) قبول فرما' بے شک تو خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
الریاض' سعودی عرب

۲۹ اگست ۱۹۹۸ء
۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

اصطلاحات کتب

۱- صحاح ستہ — حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔

۲- جامع — جس حدیث میں اسلام سے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔

۳- سنن — جس کتاب میں صرف احکامات سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد

۴- مسند — جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یکجا کر دی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد

۵- مستخرج — جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری

۶- مستدرک — جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم

۷- اربعین — جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز" جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو "غریب" کہلاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا

۲ : ۱۳۲

اور اللہ کے احکام کو کھیل نہ بناؤ

﴿ سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۳۲ ﴾

اَلنِّـــيَّـــةُ
نیت کے مسائل

مسئلہ ۱ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِيءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی' لہٰذا جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی) اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی۔ پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲ کنائی الفاظ جن میں طلاق کی نیت ہو' ادا کرنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا اُدْخِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ دَنَا مِنْهَا قَالَتْ : أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ، فَقَالَ لَهَا : لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِأَهْلِكِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جون کی بیٹی (اسماء جب نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی اور آپ (صحبت کرنے کے لئے) اس کے قریب ہوئے تو کہنے لگی ”میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں“ آپ نے ارشاد فرمایا ”تو نے عظیم ذات کی پناہ مانگی ہے لہٰذا اپنے گھر والوں

۱ – مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ۱

۲ – کتاب الطلاق ، باب من طلق و هل یواجه امرأته بالطلاق

کے پاس چلی جا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت رسول اکرم ﷺ نے صریح الفاظ میں طلاق نہیں دی بلکہ کنائی الفاظ استعمال فرمائے کہ "اپنے گھر چلی جا" چونکہ آپ کی نیت طلاق کی تھی لہٰذا طلاق واقع ہوگئی۔

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ كُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْعِرَاقِ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِإِمْرَأَتِهِ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ مُرْهُ أَنْ يُوَافِيَنِيْ بِمَكَّةَ فِي الْمَوْسَمِ فَبَيْنَا عُمَرُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ أَنَا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَمَرْتَ أَنْ أُجْلَبَ عَلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ أَسْأَلُكَ بِرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ مَا أَرَدْتَّ بِقَوْلِكَ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ . فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! لَوِ اسْتَحْلَفْتَنِيْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مَا صَدَقْتُكَ أَرَدْتُّ بِذٰلِكَ الْفِرَاقَ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ مَا أَرَدْتَّ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عراق سے کسی آدمی نے خط لکھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے یوں کہا ہے ﴿حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ﴾ (یعنی تیری رسی تیری کوہان پر ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاکم عراق کو لکھا کہ اس شخص سے کہو کہ حج کے دوران مجھے مکہ میں ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف کا طواف کررہے تھے کہ ایک شخص ان سے ملا اور سلام کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا "کون ہو؟" اس نے کہا "میں وہی شخص ہوں جسے آپ نے (مکہ میں) ملنے کا حکم دیا تھا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں تمہیں رب کعبہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جب تو نے مذکورہ کلمات زبان سے ادا کئے تو تمہاری نیت کیا تھی؟" آدمی نے عرض کیا "یا امیر المومنین! اگر آپ کسی دوسری جگہ مجھ سے قسم لیتے تو میں سچی بات نہ کہتا (لیکن یہاں سچی بات بتا رہا ہوں) کہ اس وقت میری نیت طلاق کی تھی۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جو تیری نیت تھی وہی ہوگیا۔" اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ طلاق دینے کی نیت نہ ہو تو زبردستی دلائی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِيْ الْخَطَأَ وَ النِّسْيَانَ وَ مَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا بھول اور جبر کی حالت میں کیا ہوا کام معاف فرمادیا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الطلاق ، باب ما جاء في الخلية والبرية و أشباه ذالك ۲- صحيح ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۱۶۶۲

كِرَاهَةُ الطَّلَاقِ
طلاق کی کراہت

مسئلہ ۳ ہنسی 'مذاق' غصہ یا سنجیدگی میں سے ہر حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاَثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَ هَزْلُهُنَّ جِدٌّ ، اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین چیزوں میں سنجیدگی 'اور ہنسی مذاق میں کہی گئی بات واقع ہو جاتی ہے پہلی چیز نکاح ' دوسری چیز طلاق اور تیسری چیز رجوع۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴ بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ بلاعذر خلع طلب کرنے والی عورت منافق ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۳) (صحیح)

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۴۴
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۴۸
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۴۸

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(بلاوجہ) خلع حاصل کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت خلع کے مسائل خلع کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ٦ بلا سبب بیوی کو طلاق دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ إِمْرَأَةً فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا طَلَّقَهَا وَ ذَهَبَ بِمَهْرِهَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ (١) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرلے اور پھر جب اپنی ضرورت پوری کرلے تو اسے طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧ طلاق لینے کے لئے بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانے والا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ إِمْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٢) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ شخص ہم سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے یا غلام کو اس کے مالک کے خلاف بہکائے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لاَ تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَ تَنْكِحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٣) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ سوکن کا حصہ بھی خود لے سکے (اور اس کی جگہ خود) نکاح کرلے اس لئے کہ جو اس کی قسمت میں لکھا ہے اسے مل جائے گا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٨ میاں بیوی کو جدا کرنا ابلیس کا سب سے زیادہ پسندیدہ فعل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ

١- سلسلة أحاديث الصحيحة للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث ٩٩٩ ٢ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث ١٩٠٦
٣- صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث ١٩٠٨

عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ : ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ إِمْرَأَتِهِ قَالَ : فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَ يَقُوْلُ نِعْمَ أَنْتَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابلیس کا تخت پانی پر ہے وہاں سے وہ اپنے لشکر (دنیا میں فساد برپا کرنے کے لئے) بھیجتا ہے۔ ابلیس کو سب سے زیادہ محبوب وہ شیطان ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے (جب شیطان واپس آکر اپنی اپنی کارکردگی بتاتے ہیں تو) ایک کہتا ہے ''میں نے فلاں فلاں کارنامہ سرانجام دیا ہے۔'' ابلیس کہتا ہے ''تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔'' پھر دوسرا شیطان آتا ہے وہ کہتا ہے ''میں فلاں میاں بیوی کے پیچھے پڑا رہا حتی کہ دونوں میں علیحدگی کروادی۔'' ابلیس اسے اپنے پاس (تخت پر) بٹھالیتا ہے اور کہتا ہے ''تو نے خوب کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب صفات المنافقین ، باب فتنة الشیطان فی العرب من القریش

اَلطَّلَاقُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

طلاق قرآن مجید کی روشنی میں۔

مسئلہ ۹ دوران حیض طلاق دینا منع ہے۔

مسئلہ ۱۰ غیر حاملہ اور مدخولہ عورت کی طلاق کی عدت تین طہر یا تین حیض ہے بشرطیکہ نابالغ بچی (جسے ابھی حیض آنا شروع نہ ہوا ہو)' یا آئسہ (جسے زیادہ عمر کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو) یا وفات شدہ شوہر والی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱ رجعی طلاق ہو تو دوران عدت میں اگر شوہر رجوع کرنا چاہے تو دلی کو اس میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۲ عورتوں اور مردوں کے حقوق کی شرعی اور قانونی حیثیت ایک جیسی ہے' جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق ادا کرنا واجب ہے اسی طرح مردوں پر عورتوں کے حقوق ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳ رجعی طلاق میں عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے شوہر جب چاہے رجوع کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔

﴿ وَ الْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوْءٍ وَ لاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِيْٓ أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ إِنْ أَرَادُوْٓا إِصْلاَحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَ

اللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ ﴾ (۲۲۸:۲)

”جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ تین حیض آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق کیا ہے اسے چھپائیں انہیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے اگر وہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہیں اگر ان کے شوہر تعلقات درست کر لینے پر آمادہ ہوں تو وہ اس عدت کے دوران میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لینے کے حق دار ہیں۔ عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے ان پر ہیں البتہ مردوں کو ان پر درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے۔“ (سورہ بقرۃ آیت نمبر۲۲۸)

وضاحت ۱۔ یاد رہے حاملہ کی عدت وضع حمل ہے' غیر مدخولہ مطلقہ کی کوئی عدت نہیں وہ طلاق کے فوراً بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے جن عورتوں کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

۲۔ رحم میں خلق کو نہ چھپانے کا مطلب یہ ہے کہ طلاق کے بعد عورت کو جتنے حیض آئیں وہ سچ سچ بتانے چاہئیں مثلاً اگر کوئی عورت خود بھی رجوع کرنے کی خواہش مند ہو تو تین حیض گزرنے کے باوجود یہ کہہ دے کہ ایک یا دو حیض آئے ہیں یا اگر خود عورت رجوع کرنا پسند نہ کرتی ہو تو ایک یا دو حیض آنے پر ہی کہہ دے کہ تین حیض آچکے ہیں۔ ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔اس کا دوسرا مطلب حمل کا موجود ہونا یا نہ ہونا بھی ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴ رجعی طلاق (وہ طلاق جس کے بعد رجوع کرنے کی اجازت ہے) کے مواقع ساری زندگی میں صرف دو ہی ہیں۔

مسئلہ ۱۵ تیسری طلاق جسے 'طلاق بائن' کہا جاتا ہے' کے بعد رجوع کا حق باقی نہیں رہتا بلکہ میاں بیوی میں مستقل علیحدگی ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۶ طلاق دینے کے بعد عورت کو دیا ہوا مہر یا دوسرا سامان زیست مثلاً زیور یا کپڑے وغیرہ واپس نہیں لینے چاہئیں۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۷ اگر کوئی مطلقہ خاتون دوسرا نکاح کر لے اور دوسرا شوہر صحبت کے بعد اپنی آزاد مرضی سے اسے طلاق دے دے تو مطلقہ خاتون عدت گزرنے کے بعد اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

﴿ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَّتَرَاجَعَآ إِنْ ظَنَّا أَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللهِ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (۲:۲۳۰)

"اگر (کسی شوہر نے اپنی بیوی کو تیسری) طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کے لئے حلال نہ ہو گی اِلّایہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے (آزاد مرضی سے) طلاق دے تب اگر پہلا شوہر اور یہ (مطلقہ) عورت دونوں یہ خیال کریں کہ حدود الٰہی پر قائم رہیں گے تو ان کے لئے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جنہیں وہ (ان) لوگوں کی ہدایت کے لئے واضح کر رہا ہے (جو اس کی حدوں کو توڑنے کا انجام) جانتے ہیں" (سورہ بقرہ' آیت نمبر ۲۳۰)

مسئلہ ۱۸ اگر مرد چاہے تو عورت کو ازدواجی زندگی ختم کرنے کا اختیار دے سکتا ہے اس صورت میں عورت کا فیصلہ قطعی طور پر نافذ العمل ہو گا۔

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلاً ○ ﴾ (۳۳:۲۸)

"اے نبی ! اپنی بیویوں سے کہو اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔" (سورہ احزاب' آیت نمبر ۲۸)

مسئلہ ۱۹ میاں بیوی کے درمیان جھگڑے کی صورت میں شرعی عدالت میں جانے سے پہلے اپنے اپنے خاندان میں سے ایک ایک نیک اور معاملہ فہم آدمی کو بطور ثالث مقرر کرکے مصالحت کرنے کا حکم ہے۔

﴿ وَ إِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَ حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ

يُرِيْدَآ إِصْلاَحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ ﴾ (۴:۳۵)

"اور اگر تم لوگوں کو میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک ثالث عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو۔ وہ دونوں (ثالث یا زوجین) اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان موافقت کی صورت پیدا فرمادے گا اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے۔" (سورہ نساء' آیت نمبر۳۵)

مسئلہ ۲۰ ایک سے زائد بیویاں رکھنے والے شوہر سے اگر کسی بیوی کو کسی وجہ سے بدسلوکی اور بے رخی کا خطرہ ہو اور وہ بیوی اپنے حقوق چھوڑ کر اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر آمادہ ہو تو شوہر کو اسے طلاق نہ دینے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

مسئلہ ۲۱ میاں بیوی کے درمیان بگاڑ کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ خدا ترسی کا طرز عمل اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿ وَ إِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ط وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَ أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ط وَ إِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ﴾ (۴:۱۲۸)

"جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی اور بیشی پر) آپس میں صلح کرلیں' صلح بہرحال (علیحدگی سے) بہتر ہے۔ نفس تنگ دلی کی طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو' تو یقین رکھو اللہ تمہارے اس (نیک) طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔" (سورہ نساء' آیت نمبر۱۲۸)

وضاحت عورت کی تنگ دلی یہ ہے کہ اپنی بیماری' بڑھاپے یا بدصورتی کے باوجود مرد سے اسی محبت اور رغبت کا تقاضا کرے جو صحت مند یا نوجوان یا خوبصورت بیوی کے لئے ہوسکتی ہے۔ مرد کی تنگ دلی یہ ہے کہ نئی شادی کے بعد پہلی بیوی کے زیادہ سے زیادہ حقوق کم کرنے کی کوشش کرے اور اس کی مجبوری (بیماری' بڑھاپا یا بدصورتی) سے ناجائز فائدہ اٹھائے۔

مسئلہ ۲۲ طلاق دینا صرف مرد کا اختیار ہے عورت کا نہیں۔

مسئلہ ۲۳ صحبت سے قبل اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو عورت پر کوئی عدت نہیں۔ طلاق کے فورا بعد عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۴ صحبت سے قبل دی گئی طلاق میں حق رجوع باقی نہیں رہتا۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ج فَمَتِّعُوهُنَّ وَ سَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴾ (۳۳:۴۹)

"اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت نہیں جس کے پورا کرنے کا تم مطالبہ کر سکو لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کردو۔" (سورہ احزاب' آیت نمبر ۴۹)

مسئلہ ۲۵ عجلت میں یا غصہ میں بلا سوچے سمجھے طلاق دینا منع ہے۔

مسئلہ ۲۶ دوران حیض طلاق دینا منع ہے۔

مسئلہ ۲۷ جس طہر میں عورت سے صحبت کی ہو اس میں طلاق دینا منع ہے۔

مسئلہ ۲۸ بیک وقت تین طلاقیں دینا منع ہے۔

مسئلہ ۲۹ طلاق دینے کے بعد عدت کی مدت کا صحیح شمار کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۰ رجعی طلاق کے بعد عورت کو عدت پوری ہونے تک شوہر کے گھر پر ہی رہنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۱ دوران عدت رجعی طلاق والی عورت کو گھر سے نکالنا منع ہے۔

مسئلہ ۳۲ دوران عدت رجعی طلاق والی عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ واجب ہے۔

مسئلہ ۳۳ طلاق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے

والا فریق ظالم ہے۔

﴿ یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ أَحْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لاَ تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ وَ لاَ یَخْرُجْنَ إِلاَّ أَنْ یَّأْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ط وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ط لاَ تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ أَمْرًا ○ ﴾ (۱:٦٥)

"اے نبی ! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لئے طلاق دیا کرو اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے (زمانہ عدت میں) نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو نہ وہ خود نکلیں اِلّا یہ کہ وہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا تم نہیں جانتے شاید اس (رجعی طلاق) کے بعد اللہ تعالیٰ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا فرما دے۔" (سورہ طلاق' آیت نمبر۱)

مسئلہ ۴۴ نکاح کے بعد اگر صحبت کرنے سے پہلے جب کہ مہر بھی ابھی مقرر نہ ہوا ہو' کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس پر مہر ادا کرنا واجب نہیں البتہ اپنی استطاعت کے مطابق عورت کو کچھ نہ کچھ ہدیہ دینا چاہئے۔

﴿ لاَ جُنَاحَ عَلَیْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْتَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ج وَّ مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ج مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ج حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ ○﴾ (۲:۲۳٦)

"تم پر کچھ گناہ نہیں اگر اپنی عورتوں کو طلاق دے دو قبل اس کے کہ ہاتھ لگانے کی نوبت آئے یا مہر مقرر ہو اس صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہئے خوش حال آدمی اپنی مقدرت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی مقدرت کے مطابق معروف طریقہ سے دے یہ نیک لوگوں پر لازم ہے۔" (سورہ بقرہ' آیت نمبر۲۳٦)

مسئلہ ۳۵ نکاح کے بعد اگر صحبت کرنے سے پہلے جبکہ مہر طے ہو چکا ہو کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اس پر نصف مہر ادا کرنا واجب ہے۔

﴿ وَ إِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلاَّ أَنْ يَعْفُوْنَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ط وَ أَنْ تَعْفُوْا أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ط وَ لاَ تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ ﴾ (۲:۲۳۷)

”اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہو تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا یہ اور بات ہے کہ عورت درگزر سے کام لے (اور مہر نہ لے) یا وہ مرد جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے درگزر سے کام لے (اور پورے کا پورا مہر دے دے) اور تم (یعنی مرد) نرمی سے کام لو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے باہمی معاملات میں فیاضی کے طرز عمل کو نہ بھولو بے شک جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔“ (سورہ بقرہ' آیت نمبر ۲۳۷)

صِفَاتُ الزَّوْجِ الْأَمْثَلِ

مثالی شوہر کی خوبیاں

مسئلہ ۳۶ بیوی سے حسن سلوک کرنے والا مرد بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ وَ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کی بری باتیں کرنا چھوڑ دو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِلنِّسَآءِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے اچھا ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷ بیوی کو نہ مارنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَادِمًا وَ لَا إِمْرَأَةً قَطُّ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے کسی خادم یا عورت کو کبھی نہیں مارا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۳۰۵۷
۲۔ صحیح الجامع الصغیر، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۳۳۱۱
۳۔ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۰۰۳

مسئلہ ۳۸ آزمائش اور مصیبت میں صبر کرنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص بیٹیوں کی وجہ سے آزمایا گیا اور اس نے ان پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس (باپ) کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹ بیٹیوں کو دینی تعلیم دلوانے اور اچھی تربیت کرنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ نیکی کی (یعنی اچھی تعلیم و تربیت کی) وہ اس شخص کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰ بیوی کے معاملے میں درگزر کرنے والا نرمی سے کام لینے والا نیز بیوی کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرنے والا شخص اچھا شوہر ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَ إِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَ إِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ إِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے جب کوئی معاملہ درپیش ہو تو بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔

۱- صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث ۱۵۴ ۲- كتاب البر و الصلة ، باب فضل الاحسان الى البنات
۳- كتاب النكاح ، باب الوصية بالنساء

لوگو ! عورتوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو (یاد رکھو!) عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں سے سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر کی پسلی ہے۔ (یعنی جتنے اونچے خاندان کی عورت ہو گی اتنی زیادہ ٹیڑھی ہو گی) اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر ویسے ہی چھوڑ دیا تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہے گی لہٰذا ان کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱ اہل و عیال پر خوشدلی سے خرچ کرنا اچھے شوہر کی صفت ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "آدمی کا اپنے اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَ دِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِيْنٍ وَّ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا أَلَّذِيْ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(اگر) ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا' ایک غلام کو آزاد کرانے میں خرچ کیا' ایک مسکین پر صدقہ کیا اور ایک اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا' تو اجر کے لحاظ سے وہ دینار سب سے افضل ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲ گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانے والا شوہر بہترین شوہر ہے۔

عَنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ أَهْلِهِ ، قَالَتْ كَانَ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا "رسول اکرم

۱– صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۰۰۳
۲– کتاب الزکاۃ ، باب فضل النفقة علی العیال والمملوک
۳– کتاب الادب ، باب کیف یکون الرجل فی اهله

ﷺ گھر میں کیا کرتے ؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "آپ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوسری روایت میں ہے کہ آپ بازار سے سودا سلف خرید کر لاتے اور اپنا جوتا وغیرہ خود مرمت فرمالیا کرتے۔

صِفَاتُ الزَّوْجَةِ الْأَمْثَلَةِ

مثالی بیوی کی خوبیاں

مسئلہ ۴۳ کنواری، شیریں گفتار، خوش مزاج، قناعت پسند، شوہر کا دل لبھانے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَدِيمِ بْنِ سَاعِدَةِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَ أَنْتَقُ أَرْحَامًا وَ أَرْضَى بِالْيَسِيْرِ** . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت عبدالرحمن بن سالم بن عتبہ بن عدیم بن ساعدہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے اور اس کے باپ نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کنواری عورتوں سے نکاح کرو کہ وہ شیریں گفتار ہوتی ہیں زیادہ بچے جنتی ہیں اور تھوڑی چیز پر جلد خوش ہو جاتی ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللهِ ! إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ ، قَالَ : **تَزَوَّجْتَ** ، قُلْتُ : نَعَمْ ! قَالَ : أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ ؟ قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبٌ . قَالَ : **فَهَلاَّ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَ تُلاَعِبُكَ** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم واپس ہوئے تو مدینہ کے قریب میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔" آپ نے دریافت فرمایا "کیا تو نے شادی کی ہے؟" میں نے عرض کیا "ہاں ! " آپ نے فرمایا "کنواری سے یا

۱ – صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۱۵۰۸

۲ – مشكوة المصابيح ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۳۰۸۸

بیوہ سے؟" میں نے عرض کیا "بیوہ سے۔" آپ نے ارشاد فرمایا "کنواری سے شادی کیوں نہیں کی وہ تیرے ساتھ کھیلتی اور تو اس کے ساتھ کھیلتا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴ شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور اس کی عزت کی محافظ نیز اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور وفادار خاتون بہترین بیوی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **خَيْرُ النِّسَآءِ مَنْ تَسُرُّكَ إِذَا بَصُرْتَ وَ تُطِيْعُكَ إِذَا أَمَرْتَ وَ تَحْفَظُ غَيْبَتَكَ فِيْ نَفْسِهَا وَ مَالِكَ** . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو کسی بات کا حکم دے تو بجا لائے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵ اولاد سے محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے تمام معاملات کی امین خاتون بہترین بیوی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ **نِسَآءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَ أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی ہیں۔ بچوں پر نہایت شفقت اور مہربانی کرنے والیاں ہیں اور اپنے شوہروں کے مال و دولت کی محافظ اور امین ہوتی ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶ شوہر کے جنسی جذبات کا احترام کرنے والی خاتون پر اللہ تعالیٰ راضی رہتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا إِمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَابَى عَلَيْهِ إِلاَّ كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

۱- صحيح الجامع الصغير و زيادته ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۳۲۹۴ ۲- كتاب الفضائل ، باب فی نساء قريش

۳- كتاب النكاح ، باب تحريم امتناعها من فراش زوجها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کر دے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے ناراض رہتی ہے۔ حتی کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو جائے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷ شوہر سے بہت زیادہ محبت کرنے والی عورت بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ **قَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ (۱) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں قیامت کے روز دوسرے انبیاء کے مقابلے میں تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا۔" اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۸ پانچ نمازوں کی پابندی کرنے والی، رمضان کے روزے رکھنے والی، پاکدامن اور شوہر کی اطاعت گزار خاتون بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ** . رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ (۲) **(صحيح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جا۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ شوہر کو خوش رکھنے، شوہر کی اطاعت کرنے اور اپنی جان و مال شوہر

۱- آداب الزفاف للالبانی ، رقم الصفحه ۸۹
۲- صحيح الجامع الصغير و زيادته ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۶۷۳

پر قربان کرنے والی خاتون بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللهِ ! أَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ ؟ قَالَ : **أَلَّتِیْ تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَ تُطِیْعُهُ إِذَا أَمَرَ وَ لاَ تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَ مَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ** . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ (۱) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عرض کیا گیا "یا رسول اللہ ﷺ ! بہترین عورت کون سی ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا "وہ عورت کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے جب کسی بات کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے نیز عورت کی جان اور مال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰ ہر معاملے میں شوہر کی آخرت کا خیال رکھنے والی مومنہ مثالی بیوی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ فِی الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ ، قَالُوْا : فَأَیَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ ؟ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ : فَأَنَا أَعْلَمُ لَکُمْ ذٰلِكَ ، فَأَوْضَعَ عَلَی بَعِیْرِهِ . فَأَدْرَكَ النَّبِیَّ ﷺ ، وَ أَنَا فِیْ أَثَرِهِ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللهِ ! أَیَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ ؟ فَقَالَ : **لِیَتَّخِذْ أَحَدُکُمْ قَلْبًا شَاکِرًا ، وَلِسَانًا ذَاکِرًا ، وَ زَوْجَةً مُؤْمِنَةً ، تُعِیْنُ أَحَدَکُمْ عَلَی أَمْرِ الْآخِرَةِ** . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سونا چاندی (جمع کرنے کی وعید) کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں کہا "پھر ہم کون سا مال جمع کریں؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں تمہارے لئے ابھی اس سوال کا جواب دریافت کرتا ہوں۔" چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر تیزی سے گئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں (یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! ہم کون سا مال جمع کریں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، مومنہ بیوی جو آخرت کے بارے میں تمہاری مددگار ثابت ہو، حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۳۰
۲- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۱۵۰۵

مسئلہ ۵۱ مثالی بیوی بننے کے لئے چار قابل تقلید مثالیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ أَرْبَعٌ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ آسِيَةُ إِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کائنات کی بہترین خواتین چار ہیں۔ (۱) حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا (۲) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا (۳) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ (۴) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا۔" اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

◎

۱۔ صحیح الجامع الصغیر و زیادته ، للألبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۳۳۲۳

أَهَمِّيَّةُ حُقُوقِ الزَّوْجِ

شوہر کے حقوق کی اہمیت

مسئلہ ۵۲ جو عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی وہ اللہ کا حق بھی ادا نہیں کر سکتی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لاَ تُؤَدِّى الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَ لَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ** . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے عورت اگر پالان (گھوڑے یا اونٹ پر بیٹھنے کے لئے استعمال کی جانے والی گدی) پر سوار ہو اور مرد اسے بلائے تب بھی عورت کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۳ کسی عورت کے لئے اپنے شوہر کے حقوق کما حقہ ادا کرنا ممکن نہیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : **حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ أَنْ لَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهُ** . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "شوہر کا بیوی پر حق اس قدر ہے کہ اگر شوہر کو زخم آ جائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی۔"

۱- صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۱۵۳۳
۲- صحیح الجامع الصغیر و زیادته ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۳۱۴۳

اسے حاکم' ابن حبان' ابن ابی شیبہ' دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ شوہر کے حقوق ادا نہ کرنے والی بیوی کے لئے جنت کی حوریں بددعا کرتی ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُؤْذِيْ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا إِلاَّ قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لاَ تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ أَوْشَكَ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة (۱) (صحيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لئے تیرے پاس ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

□

۱- صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۱۶۳۷

حُقُوقُ الزَّوْجِ

شوہر کے حقوق

مسئلہ ۵۵: خاندانی نظم کے اعتبار سے (ایمان اور تقوی کے اعتبار سے نہیں) شوہر کی برتر حیثیت (قوامیت) کو تسلیم کرنا بیوی پر واجب ہے۔

مسئلہ ۵۶: بیوی اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو پہلے مرحلے میں اسے سمجھانے' دوسرے مرحلے میں اپنی خوابگاہ میں بستر سے الگ کرنے اور تیسرے مرحلے میں ہلکی مار مارنے کا حق حاصل ہے۔

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ○ ﴾ (۴:۳۴)

"مرد عورتوں پر قوام ہیں اس بناء پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بناء پر کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی مردوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ' خواب گاہوں میں ان کے لئے بستر الگ کردو اور مارو اگر وہ مطیع ہوجائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے نہ تلاش کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ بڑا اور بالا تر ہے۔" (سورہ نساء' آیت نمبر ۳۴)

مسئلہ ۵۷: اپنی ہمت اور بساط کے مطابق شوہر کی اطاعت اور خدمت کرنا

بیوی پر واجب ہے۔

مسئلہ ۵۸ شوہر بیوی کی جنت یا جہنم ہے۔

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ عَمَّتِيْ قَالَتْ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ ، فَقَالَ : **أَيُّ هٰذِهِ أَذَاتُ بَعْلٍ ؟** قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : **كَيْفَ أَنْتِ لَهُ ؟** قُلْتُ : مَا آلُوْهُ إِلاَّ مَا عَجِزْتُ عَنْهُ ، قَالَ [**فَانْظُرِيْ**] **أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ ؟ فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَ نَارُكِ** . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے پوچھا "یہ کون عورت (آئی) ہے' کیا شوہر والی ہے؟" میں نے عرض کیا "ہاں !" پھر آپ نے دریافت کیا "تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟" میں نے عرض کیا "میں نے کبھی اس کی اطاعت اور خدمت کرنے میں کسر نہیں چھوڑی سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔" آپ نے ارشاد فرمایا "اچھا یہ بتاؤ اس کی نظر میں تم کیسی ہو؟ یاد رکھو ! وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔" اسے احمد' طبرانی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : **لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر میں (اللہ کے علاوہ) کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جس معاملے میں شوہر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا حکم دے اس معاملے میں شوہر کی اطاعت ہرگز واجب نہیں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔" (مسند احمد)

مسئلہ ۵۹ شوہر کی ہر جائز خواہش کا احترام کرنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **لاَ يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ ، وَ لاَ تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَ مَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ**

۱- آداب الزفاف ، للالبانی ، رقم الصفحة ۲۸۵ (الطبعة الثالثة) ۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۹۲۶

أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّىْ إِلَيْهِ شَطْرُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "عورت کے لئے اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں نہ ہی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی (مرد یا عورت) کو گھر میں آنے کی اجازت دینا جائز ہے۔ جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (گھر کے ماہانہ) خرچ سے اللہ کی راہ میں دے گی اس سے شوہر کو بھی آدھا ثواب ملے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْيَأْتِهِ ، وَ إِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (٣) (صحيح)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب مرد بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اسے چاہئے کہ فوراً حاضر ہو جائے خواہ تنور پر (روٹی ہی پکا رہی) ہو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٠ شوہر کی غیر حاضری میں اس کے مال و متاع کی حفاظت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : فِيْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لاَ تُنْفِقُ إِمْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَ لاَ الطَّعَامَ ؟ قَالَ : ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (حسن)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا "عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ ﷺ ! کیا کھانا بھی نہ کھلائے؟" آپ نے ارشاد فرمایا "کھانا تو ہمارے مالوں میں سے بہترین مال ہے (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر کھانا بھی نہ کھلائے۔)" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦١ شوہر کی غیر حاضری میں اس کی عزت کی حفاظت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

١- كتاب النكاح ، باب لا تاذن المراة في بيت زوجها لاحد إلا باذنه
٢- صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث ٩٢٧
٣- صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث ٥٣٨

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ خُطْبَۃِ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَآءِ فَإِنَّکُمْ أَخَذْتُمُوْھُنَّ بِأَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْھِنَّ أَنْ لَا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ أَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ . رَوَاہُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ خطبہ حجتہ الوداع بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگو ! عورتوں پر زیادتی کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی ضمانت پر حاصل کیا ہے اور ان کا ستر تمہارے لئے اللہ کے حکم پر جائز ہوا، تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (یعنی گھر میں) کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرو، اگر وہ ایسا کریں تو انہیں ایسی مار مارنے کی اجازت ہے جس سے انہیں سخت چوٹ نہ لگے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٢ اچھے برے، تمام حالات میں اپنے شوہر کا احسان مند اور شکر گزار رہنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : رَأَیْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَ رَأَیْتُ أَکْثَرَ أَھْلِھَا النِّسَآءَ ، قَالُوْا : لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : بِکُفْرِھِنَّ ، قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ ؟ قَالَ : یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَ یَکْفُرْنَ الإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰی إِحْدَاھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئًا ، قَالَتْ : مَا رَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میں نے آگ دیکھی اور آج جیسا ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جہنم میں میں نے عورتوں کی اکثریت دیکھی۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "کیوں یارسول اللہ؟" آپ نے ارشاد فرمایا "ان کی ناشکری کی وجہ سے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟" آپ نے ارشاد فرمایا "(نہیں بلکہ) وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور ان کا احسان نہیں مانتیں، عورتوں کا حال یہ ہے کہ اگر عمر بھر تم ان کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر تمہاری طرف سے کوئی معمولی سی تکلیف بھی انہیں آجائے تو کہیں گی میں نے تو تجھ سے کبھی سکون پایا ہی نہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

١- کتاب الحج ، باب حجۃ النبی

٢- کتاب النکاح ، باب کفران العشیر

أَهَمِّيَّةُ حُقُوْقِ الزَّوْجَةِ

بیوی کے حقوق کی اہمیت

مسئلہ ٦٣ عورت کے حقوق کی قانونی حیثیت وہی ہے جو مرد کے حقوق کی ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوِدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ وَ ذَكَّرَ وَ وَعَظَ وَ ذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ : أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ ....أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ حَقًّا وَ لِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا.... اَلْحَدِيْث . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (حسن)

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جو کہ حجتہ الوداع میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے نبی اکرم ﷺ نے (ایک خطبہ میں) اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء فرمائی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی انہوں نے ایک حدیث میں قصہ بھی بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگو ! سنو، عورتوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں۔ خبردار رہو مردوں کے عورتوں پر حقوق (ویسے ہی) ہیں (جیسے) عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٤ عورت کے حقوق ادا کرنا واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ ؟ قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ

١ - صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ٩٢٩

: فَلاَ تَفْعَلْ صُمْ وَ أَفْطِرْ وَ نَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ إِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ إِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے عبداللہ ! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دن کو مسلسل روزے رکھتے ہو اور رات کو مسلسل قیام کرتے ہو؟" میں نے عرض کیا "ہاں' یارسول اللہ ﷺ ! ایسا ہی کرتا ہوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ایسا نہ کر' روزہ بھی رکھ اور ترک بھی کر رات کو قیام بھی کر اور آرام بھی کر۔ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٥ بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا باعث ہلاکت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفَى إِثْمًا أَنْ يَّحْبِسَ عَنْ مَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی کو (ہلاک کرنے کے لئے) اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے اسے خرچ نہ دے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٦ عورت کے حقوق ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ ، اَلْيَتِيْمِ وَالْمَرْأَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٣) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے اللہ ! میں دو ضعیفوں کا حق (مارنا) حرام کرتا ہوں یتیم کا اور عورت کا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٧ بیوی کے غصب شدہ حقوق کی ادائیگی قیامت کے روز شوہر کو کرنی پڑے گی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُقَادُ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٤)

١- كتاب النكاح ، باب لزوجك عليك حق
٢- كتاب الزكاة ، باب فضل النفقة على العيال و المملوك
٣- صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٢٩٦٧
٤- كتاب البر و الصلة ، باب حريم الظلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے روز تمہیں ایک دوسرے کے حقوق ضرور ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ (اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری کو مارا ہو گا تو) سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جانوروں کے لئے اگرچہ عذاب اور ثواب نہیں لیکن قیامت کے روز ایک دوسرے کے حقوق دلوانے کے لئے ایک بار جانوروں کو زندہ کیا جائے گا۔ اس سے حقوق العباد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مسئلہ ۶۸ بیوی پر ظلم کرنے سے بچنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَآءِ كَأَنَّهَا شَرَارَةٌ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مظلوم کی بددعا سے بچو مظلوم کی بددعا (اس تیزی سے) آسمانوں پر پہنچتی ہے جس تیزی سے آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

❁

۱ - سلسلة أحاديث الصحيحة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۸۷۰

حُقُوْقُ الزَّوْجَةِ
بیوی کے حقوق

مسئلہ ۶۹ مہر عورت کا حق ہے جسے ادا کرنا شوہر کے ذمہ واجب ہے۔

﴿ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ﴾ (٤:٢٤)

"پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے میں ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔" (سورہ نساء، آیت نمبر ۲۴)

مسئلہ ۷۰ نان و نفقہ عورت کا حق ہے جسے برضا و رغبت ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ ؟ قَالَ : أَنْ يُّطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ وَ أَنْ يَّكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسٰى وَ لاَ يَضْرِبِ الْوَجْهَ وَ لاَ يُقَبِّحْ وَ لاَ يَهْجُرَ إِلاَّ فِي الْبَيْتِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا "بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تو خود کھائے تو اسے بھی کھلائے جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، چہرے پر نہ مارے، گالی نہ دے، (کبھی الگ کرنے کی ضرورت پڑے تو) اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ الگ نہ کرے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱ والدین کے بعد سب سے زیادہ حسن سلوک کی حقدار بیوی ہے۔

• عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ

١ – صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ١٥٠٠

إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان کے لحاظ سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہتر ہو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَ دِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِيْنٍ وَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِيْ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(اگر) ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں دیا' ایک غلام آزاد کروانے میں دیا' ایک دینار مسکین کو دیا اور ایک اپنے گھروالوں پر خرچ کیا' ان سب میں سے ثواب کے اعتبار سے گھروالوں پر خرچ کیا گیا دینار سب سے افضل ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : مَا أَعْطَى الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (٣) (صحيح)

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شوہر بیوی پر جو خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لاَ يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی مومن شخص کسی مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے اگر عورت کی ایک عادت ناپسند ہو گی تو کوئی دوسری عادت پسند ہو گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لاَ يَجْلِدْ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ آخِرِ الْيَوْمِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٥)

١- صحيح سنن الترمذي ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث ٩٢٨
٢- كتاب الزكاة ، باب فضل النفقة على العيال والمملوك
٣- كتاب النكاح ، باب الوصية بالنسآء
٤- كتاب النكاح ، باب الوصية بالنسآء
٥- كتاب النكاح ، باب ما يكره من ضرب النسآء

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی آدمی اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارے اور پھر رات کو اس سے ہم بستری کرنے لگے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧٢ عورت کے جنسی حقوق ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ التَّبَتُّلَ وَ لَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دیتے تو ہم (کوئی دوا وغیرہ کھا کر) اپنے آپ کو نامرد کر لیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اس بارے میں مزید احکام جاننے کے لئے ایلاء کے احکام ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ٧٣ بیوی کو قرآن و حدیث کی تعلیم دینا اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کرتے رہنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : **أَنْفِقْ عَلَى عَيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَ لَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَ أَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ** . رَوَاهُ أَحْمَدُ (٢)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنی استطاعت کے مطابق اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور انہیں تعلیم دینے کے لئے چھڑی سے بے نیاز نہ ہو اور انہیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرتے رہو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ **قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ نَارًا** (٦٦:٦) ﴾ قَالَ : عَلِّمُوْا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمُ الْخَيْرَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (٣)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے

١- كتاب النكاح ، باب ما يكره من التبتل ٢- نيل الاوطار ، كتاب النكاح ، باب احسان العشيرة و بيان حق الزوجين
٣- منهج التربية النبوية لنطفل للشيخ محمد نور بن عبد الحفيظ السويد ، رقم الصفحة ٢٦

بچاؤ۔" (سورۃ تحریم آیت نمبر۶) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور اپنے اہل و عیال کو بھی سکھلاؤ۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴ بیوی کی عزت اور ناموس کی حفاظت کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلاثَةٌ لاَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَ رَجْلَةُ النِّسَآءِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے (۱) والدین کا نافرمان (۲) دیوث (۳) عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد۔" اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے

وضاحت دیوث اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بیوی کے پاس غیر محرم مرد آئیں اور اسے غیرت محسوس نہ ہو۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ إِمْرَأَتِىْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ ، فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ : أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ ؟ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّىْ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ (۲)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں اپنی بیوی کو کسی غیر محرم کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کی گردن اڑا دوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کیا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ (یعنی وہ بہت غیرت مند انسان ہے) لیکن میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کوئی حرام کام۔ قتل کرنا۔ پسند نہیں فرماتا)" اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۷۵ اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ شِقُّهُ مَائِلٌ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف جھک جائے (یعنی دونوں میں عدل سے کام نہ لے) وہ قیامت کے روز اس حال میں (قبر سے اٹھ کر) آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا (یعنی فالج زدہ) ہوگا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح الجامع الصغير و زيادته ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۳۰۵۸
۲- كتاب النكاح ، باب الغيرة
۳- صحيح سنن ابى داؤد ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۱۸۶۷

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

۷۶ رسول اکرم ﷺ اور ازواج مطہرات کے باہمی پیار و محبت کا ایک دلچسپ واقعہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَتَحَدَّثُ . فَقَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَلاَ تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَ أَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَ أَنْظُرُ ، فَقَالَتْ : بَلَى ، فَرَكِبَتْ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَ عَلَيْهِ حَفْصَةُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوْا وَ افْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ . فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَ تَقُوْلُ : يَا رَبِّ ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ ، وَ لاَ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ شَيْئًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے ایک بار قرعہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں کا نام نکلا (تو دونوں ساتھ ہو گئیں) دوران سفر رسول اکرم ﷺ (کا معمول مبارک تھا کہ) رات کے وقت چلتے چلتے (زوجہ محترمہ سے) باتیں کیا کرتے (اس سفر میں) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (از راہ مذاق) کہا "آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں ذرا تم بھی دیکھو (کیا ہوتا ہے) اور میں بھی دیکھتی ہوں" چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ رسول اکرم ﷺ رات کے وقت (حسب معمول) حضرت عائشہ

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۸۶۲

رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف تشریف لائے حالانکہ اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہا (لیکن پہچان نہ پائے) اور چلتے گئے حتی کہ اپنی منزل پر پہنچ گئے ادھر یوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس رات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے محروم رہ گئیں چنانچہ جب منزل پر پڑاو کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈالے اور فرمانے لگیں "یا اللہ ! کوئی سانپ یا بچھو بھیج دے جو مجھے کاٹ کھائے انہیں (یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو) تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۷ میاں بیوی کے راز کی بات۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً ، وَ إِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى . قَالَتْ : فَقُلْتُ : مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ ، وَ إِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَ رَبِّ إِبْرَاهِيْمَ . قَالَتْ : قُلْتُ : أَجَلْ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تب بھی پتہ چل جاتا ہے؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "وہ کیسے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھ سے یوں بات کرتی ہو "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم" اور جب ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو "ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! واللہ سوائے ناراضی کی حالت کے میں آپ کا نام کبھی چھوڑنا پسند نہیں کرتی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۸ اظہار محبت کا ایک انوکھا انداز۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَ أَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِيْ رَأْسِيْ وَ أَنَا أَقُوْلُ : وَ رَأْسَاهُ . فَقَالَ : بَلْ أَنَا ، يَا عَائِشَةُ ! وَرَأْسَاهُ ، ثُمَّ قَالَ : مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِيْ فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَ كَفَّنْتُكِ وَ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَ

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱۸٦۸

دَفَنْتُكِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ قبرستان بقیع سے (ایک جنازہ پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو میرے سر میں شدید درد تھا میں نے کہا "ہائے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تیرا نہیں بلکہ میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔" پھر فرمایا "عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو تمہارے سارے کام میں خود کروں گا تجھے غسل دوں گا تجھے کفن پہناؤں گا تیری نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور خود تیری تدفین کروں گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أَشْرَبُ وَ أَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَ أَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی۔ آپ برتن سے اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ رکھ کر پیا ہوتا' ہڈی سے گوشت کھا کر نبی اکرم ﷺ کو دیتی تو آپ اسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۹ کاشانہ نبوی ﷺ میں سوکناپے کی نازبرداری۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهِ ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَ يَقُوْلُ : غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا ، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ إِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا ، وَ أَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كُسِرَتْ فِيْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی (باری کے مطابق) ایک زوجہ محترمہ کے ہاں مقیم تھے اتنے میں ایک دوسری زوجہ محترمہ نے ایک برتن میں کھانا بھیجا۔ گھر والی بیوی صاحبہ نے

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۹۸ ۲- کتاب الحیض ، باب جواز غسل الحیض راس زوجه
۳- کتاب النکاح ، باب الغیرة

(کھانا لانے والے) خادم کے ہاتھ پر چوٹ ماری اور برتن نیچے گر گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے برتن کے ٹکڑے جمع کئے اور پھر کھانا اکٹھا کرنے لگے اور (وہاں موجود لوگوں کو مخاطب کر کے) فرمایا "تمہاری ماں کو (سوکناپے کی) غیرت آ گئی" پھر آپ ﷺ نے خادم کو روکا اور برتن توڑنے والی بیوی کے گھر سے نیا برتن لے کر خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا برتن اسی گھر میں رہنے دیا جہاں وہ ٹوٹا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن انہیں کے ہاں مقیم تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی کھانا پکار رہی تھیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا یا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کھانا پکا کر بھجوا دیا جو حضرت عائشہ کو ناگوار گزرا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَلَغَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ هِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ : مَا يُبْكِيْكِ ؟ قَالَتْ : قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ إِنِّيْ إِبْنَةُ يَهُوْدِيٍّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّكِ لَإِبْنَةُ نَبِيٍّ وَ إِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَ إِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ؟ ثُمَّ قَالَ : إِتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ام المومنین) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ (ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (یہ سن کر) رونے لگیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں آپ نے پوچھا "صفیہ ! کیوں رو رہی ہو؟" حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "حفصہ نے مجھے کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں۔" نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم تو نبی کی بیٹی ہو (مراد ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام) اور تمہارے چچا نبی ہیں (مراد ہیں حضرت ہارون علیہ السلام) اور تم نبی کی بیوی ہو (مراد ہیں خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس قدر فضیلت کے باوجود) آخر وہ (یعنی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کس بات پر تم سے فخر جتلاتی ہے؟" پھر آپ نے (حضرت حفصہ کو مخاطب کر کے) فرمایا "حفصہ ! اللہ سے ڈر (آئندہ ایسی بات مت کہنا۔)" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یہودی سردار حیی بن اخطب کی صاحبزادی تھیں۔

۸۰ ازواج مطہرات کی نازک مزاجی کا لحاظ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى عَلَى أَزْوَاجِهِ وَ سَوَّاقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۳۰۵۵

يُقَالُ لَهُ أَنْجشَةُ ، فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا أَنْجشَةَ ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوران سفر) اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے۔ اونٹوں کو ہانکنے والا شخص اونٹوں کو (تیز تیز) ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انجشہ ! تیرے لئے خرابی ہو' اونٹوں کو آہستہ آہستہ چلا (سوار خواتین کو) آبگینے سمجھ کر (کہیں ٹوٹ نہ جائیں)" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱– كتاب الفضائل باب رحمة صلى الله عليه وسلم النساء

أَنْـــوَاعُ الطَّـــلاَقِ

طلاق کی اقسام

مسئلہ ۸۱ طلاق کی تین اقسام ہیں۔

۱ – أَلطَّلاَقُ الْمَسْنُوْنُ......... مسنون طلاق

۲ – أَلطَّلاَقُ الْبِدْعِيُّ......... غیر مسنون طلاق

۳ – أَلطَّلاَقُ الْبَاطِلُ .... باطل طلاق

۱ – أَلطَّلاَقُ الْمَسْنُوْنُ

مسنون طلاق

مسئلہ ۸۲ حیض سے پاک ہونے کے بعد جب کہ بیوی سے صحبت نہ کی ہو' حالت طہر میں بیوی کو ایک طلاق دینی چاہئے۔ دوران عدت بیوی کو اپنے ساتھ گھر میں رکھ کر اس کا نان و نفقہ ادا کرنا چاہئے' یہ مسنون طلاق ہو گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَـهُ وَ هِـيَ حَـائِضٌ فِـيْ عَهْـدِ رَسُـوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لَـهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُـمَّ تَطْهُـرَ ثُـمَّ إِنْ شَآءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَ إِنْ شَآءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَـرَ اللّٰهُ أَنْ يُّطَلَّـقَ لَهَـا النِّسَآءُ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

۱– كتاب الطلاق

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عہد نبوی ﷺ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا "عبداللہ کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر صحبت کئے بغیر چاہے تو (اسے اپنے نکاح میں) روکے رکھے چاہے تو طلاق دے اور یہی وہ عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) أَلطَّلَاقُ الْبِدْعِيُّ

غیر مسنون طلاق

مسئلہ ۸۳ دوران حیض عورت کو طلاق دینا غیر مسنون ہے۔

مسئلہ ۸۴ جس طہر میں جماع کیا ہو اس طہر میں طلاق دینا غیر مسنون ہے۔

وضاحت ۱۔ حدیث مسئلہ نمبر ۸۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
۲۔ غیر مسنون طلاق، سنت کے مطابق نہ ہونے کے باوجود واقع ہو جاتی ہے، لیکن طلاق دینے والا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

(۳) أَلطَّلَاقُ الْبَاطِلُ

باطل طلاق

مسئلہ ۸۵ نکاح سے پہلے طلاق دینا باطل ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لاَ طَلاَقَ قَبْلَ النِّكَاحِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۶ زبردستی دلائی گئی طلاق باطل ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱٦٦۸

مسئلہ ٨٧ نابالغ، مجنون اور مدہوش کی طلاق باطل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاَثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ ، وَ عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبُرَ ، وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيْقَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمی شرعی احکام کے پابند نہیں سویا ہوا، جاگنے تک۔ نابالغ، بالغ ہونے تک۔ دیوانہ، عقل صحیح ہونے تک۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٨٨ دل میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک زبان سے الفاظ ادا نہ کئے جائیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ نَفْسُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میری امت کو ان کے دل میں آنے والی باتوں کو معاف فرما دیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٨٩ رشتہ ازدواج میں منسلک بیوی کو ہی طلاق دی جا سکتی ہے غیر بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ طَلاَقَ فِيْمَا لاَ يَمْلِكُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٣) (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس (عورت) کا انسان مالک ہی نہیں اسے طلاق نہیں دے سکتا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٦٦٠

٢- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٦٥٩

٣- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٦٦٦

صِفَةُ الطَّلَاقِ

طلاق کا طریقہ

مسئلہ ۹۰ حیض سے پاک ہونے کے بعد حالت طہر میں ایک طلاق دینی چاہئے۔

مسئلہ ۹۱ جس طہر میں طلاق دینی ہو اس طہر میں جماع نہیں کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں طلاق مسنونہ کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی حالت طہر میں جماع کے بغیر طلاق دے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ رجعی طلاق کی عدت کے دوران بیوی کو اپنے ساتھ گھر میں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۹۳ رجعی طلاق کی عدت کے دوران بیوی کا نان و نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۳۷ - ۱۳۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۹۴ ایک وقت میں صرف ایک ہی طلاق دینی چاہئے۔

مسئلہ ۹۵ عدت طلاق (تین حیض) گزرنے کے بعد میاں بیوی میں مستقل علیحدگی ہو جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِیْ طَلَاقِ السُّنَّةِ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً فَإِذَا طَهُرَتِ الثَّالِثَةَ طَلَّقَهَا وَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضَةٌ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱٦٤۰ ۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱٦٤۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سنت طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ہر طہر میں صرف ایک طلاق دے جب عورت تیسری مرتبہ طہر حاصل کرے تو اسے طلاق دے اس کے بعد جو حیض آئے گا اس پر عدت ختم ہو جائے گی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
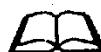
مُبَاحَاتُ الطَّلَاقِ

طلاق میں جائز امور

مسئلہ ۹۶ نکاح کے بعد جماع سے قبل طلاق دینا جائز ہے۔

﴿ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْتَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ج وَ مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهُ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ ج مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ج حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (۲۳۶:۲)

"تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو اس صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہئے خوش حال آدمی اپنی استطاعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقہ سے دے۔ یہ حق ہے نیک آدمیوں پر۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۳۶)

مسئلہ ۹۷ مشروط یا معلق طلاق دینا جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **اَلْمُسْلِمُوْنَ عَلَى شُرُوْطِهِمْ** . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسلمان اپنی شرطوں کو پورا کریں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مشروط طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے اس قسم کے الفاظ کہے "اگر تو گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے" ایسی طلاق، طلاق مشروط یا طلاق معلق کہلاتی ہے جو شرط پوری ہونے پر واقع ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۹۸ طلاق کے لئے بیوی کو اختیار دینا جائز ہے۔

---

۱ ـ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۰۶۳

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ شَيْئًا . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا اور ہم نے (طلاق کے مقابلے میں) نبی ﷺ کو پسند کیا چنانچہ آپ نے (اپنے ان الفاظ کو) طلاق شمار نہیں کیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اگر شوہر بیوی سے کہے اگر تو چاہے تو تجھے میرے ساتھ رہنے یا الگ ہونے کا اختیار ہے اور وہ طلاق اختیار کرے تو اسے طلاق ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۹۹ دوران حمل طلاق دینا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : **مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقْهَا وَ هِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ** . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا "عبداللہ سے کہو کہ رجوع کرے پھر اسے طلاق دے خواہ پاک ہو یا حاملہ ہو۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۹۲۹
۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۶٤۳

تَطْلِيقُ الثَّلاَثَةِ
بیک وقت تین طلاقیں دینا

مسئلہ ۱۰۰ بیک وقت تین طلاقیں دینا خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۰۲ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے کچھ عرصہ بعد بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو سزا کے طور پر تین طلاقیں ہی نافذ فرمایا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ الطَّلاَقُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ سَنَتَيْنِ مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَلاَقُ الثَّلاَثِ وَاحِدَةٌ ، وَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّاسَ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ أَنَاءَةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں دو سال تک بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک شمار کی جاتی تھیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا "جس چیز میں لوگوں کو (سوچنے سمجھنے کے لئے) مہلت دی گئی تھی لوگوں نے اس بارے میں جلد بازی سے کام لینا شروع کر دیا ہے (جو خلاف سنت ہے) لہٰذا آئندہ ہم (سزا کے طور پر) بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو تین ہی نافذ کردیں گے۔" چنانچہ (اس کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا فیصلہ نافذ فرمادیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ كتاب الطلاق ، باب طلاق الثلاث

أَحْكَامُ الْخُلَعِ
خلع کے مسائل

مسئلہ ۱۰۳ جو عورت اپنے شوہر کو ناپسند کرتی ہو وہ کچھ معاوضہ دے کر شوہر سے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے۔ شرع میں اسے خلع کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۴ خلع حاصل کرنے کے لئے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔
۱۔ ناپسندیدگی کا اظہار عورت کی طرف سے ہونا
۲۔ ناپسندیدگی اس حد تک ہونا کہ علیحدگی نہ ہونے کی صورت میں حدود اللہ کے ٹوٹنے کا خطرہ ہو۔

مسئلہ ۱۰۵ خلع کا معاملہ میاں بیوی یا ان کے خاندان کے درمیان باہمی افہام و تفہیم سے طے نہ ہو سکے تو عورت شرعی عدالت کی طرف رجوع کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۰۶ خلع کے لئے عورت سے لیا جانے والا معاوضہ کم و بیش مہر کے برابر (یا جتنا بھی کم ہو سکے) ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۰۷ خلع میں صرف ایک طلاق سے میاں بیوی میں مکمل علیحدگی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر شوہر طلاق نہ دے تو شرعی عدالت نکاح فسخ کرنے کا حکم جاری کر سکتی ہے۔

﴿ اَلطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ ۢ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ ۢ بِإِحْسَانٍ وَ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوْا مِمَّآ آتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا إِلاَّ أَنْ يَّخَافَآ أَلاَّ يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ يُقِيْمَا

حُدُوْدَ اللهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلاَ تَعْتَدُوْهَا وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللهِ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (۲:۲۲۹)

"طلاق دوبار ہے پھر یا تو عورت کو سیدھی طرح روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اسے رخصت کر دیا جائے اور رخصت کرتے ہوئے تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کے حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہ سکیں گے تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ طے ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کرلے یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں وہی ظالم ہیں۔" (سورہ بقرہ' آیت نمبر۲۲۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَ لاَ دِيْنٍ وَ لٰكِنِّيْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : إِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَ طَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ! میں ثابت بن قیس کی دینداری اور اخلاق میں عیب نہیں نکالتی بلکہ مجھے مسلمان ہو کر شوہر کی ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہونا پسند نہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا "کیا تم ثابت کا (مہر میں) دیا ہوا باغ واپس کرنے کو تیار ہو؟" عورت نے عرض کیا "ہاں ! " چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس کو حکم دیا "اپنا باغ واپس لے لو اور اسے طلاق دے دو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۸ خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

۱- کتاب الخلع ، باب الخلع

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۴۵

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا "کہ وہ ایک حیض عدت گزارے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: خلع کی عدت میں مرد کو رجوع کا حق باقی نہیں رہتا البتہ عدت کے بعد مرد عورت دونوں آپس میں نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ (تفہیم القرآن جلد اول، صفحہ ۱۷۶)

مسئلہ ۱۰۹ بلاوجہ خلع لینے والی عورتیں منافق ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر ۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۱۰ جو مرد عورت کو نان و نفقہ ادا نہ کرے اس سے عورت خلع لینا چاہے تو لے سکتی ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا . رَوَاهُ مَالِكٌ (۱)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب شوہر کے پاس بیوی کو دینے کے لئے نان و نفقہ نہ ہو تو ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۱ مرد اپنی بیوی سے جماع کے قابل نہ ہو تو علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دینے کے بعد بیوی حسب خواہش خلع حاصل کر سکتی ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّمَسَّهَا فَإِنَّهُ يَضْرِبُ لَهُ اَجَلٌ سَنَةٍ فَإِنْ مَّسَّهَا وَ إِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا . رَوَاهُ مَالِكٌ (۲)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور وہ اس سے جماع کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس مرد کو ایک سال کی مہلت (علاج کے لئے) دی جائے گی اگر اس عرصہ میں وہ جماع پر قادر ہو جائے تو بہتر ورنہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

۱- مؤطا امام مالک، باب جامع الطلاق ۲- مؤطا امام مالک، باب اجل الذی لا یمس امراتہ

أَحْكَامُ اللِّعَانِ

لِعان کے احکام

مسئلہ ۱۱۲ مرد کو اپنی بیوی کے بارے میں زناکاری کا یقین ہو تو اس سے علیحدگی کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مرد شرعی عدالت میں جا کر چار بار خود گواہی دے کہ "میں اللہ کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ ہے" اور پانچویں بار یوں کہے "اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت" اگر عورت زنا کا اقرار کر لے تو شرعی قانون کے مطابق عدالت اسے سنگسار کرنے کا حکم دے گی اگر عورت انکار کرے تو اسے مندرجہ ذیل الفاظ چار مرتبہ کہنے پڑیں گے "میں اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ مرد جھوٹا ہے" اور پانچویں بار یوں کہے "اگر مرد سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔" اس کے بعد دونوں میاں بیوی میں عدالت مستقل علیحدگی کرا دے گی۔ اسے شرع میں "لعان" کہتے ہیں۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلاَّ أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ○ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ ﴾ (٢٤: ٦-٩)

"اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا کوئی دوسرے گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ایک شخص کی گواہی (یوں ہو گی کہ وہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں باریوں کہے اگر مرد سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے۔" (سورہ نور' آیت نمبر٦ تا٩)

مسئلہ ١١٣ لعان کے بعد مرد سے حد قذف (تہمت) ساقط ہو جاتی ہے اور عورت سے حد زنا ساقط ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ١١٤ لعان صرف شرعی عدالت کے روبرو ہی ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ١١٥ لعان سے پہلے قاضی کو مرد و عورت دونوں کو اعتراف جرم کی ترغیب دلانی چاہئے اگر دونوں میں سے کوئی بھی اعتراف جرم نہ کرے تب لعان کروانا چاہئے۔

مسئلہ ١١٦ ذاتی علم کی بنا پر قاضی مجرم پر حد جاری نہیں کر سکتا جب تک گواہی نہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ إِمْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْبَيِّنَةُ أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى اَحَدُنَا عَلَى إِمْرَأَتِهِ رَجُلاً يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : **اَلْبَيِّنَةُ وَ إِلاَّ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ** ، فَقَالَ هِلَالٌ : وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبْرِئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿ **وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ** ﴾ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ **إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ** (٢٤:٦-١٠) ﴾ فَجَاءَ هِلَالٌ ، فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ : **إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ** ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوْهَا وَ قَالُوْا إِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَتَلَكَّأَتْ وَ نَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لاَ أَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

أَبْصِرُوْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْإِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ لَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "گواہ لاؤ یا تمہاری پیٹھ پر حد نافذ کی جائے گی۔" ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ ! ہم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ زنا کرتے دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے چلا جائے؟" نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ یہی بات ارشاد فرمائی "گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری ہو گی۔" ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی "اس ذات کی قسم ! جس نے آپ کو حق ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور ایسی آیتیں نازل فرمائے گا جن سے میری پیٹھ کو حد سے بچالے گا۔" چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیتیں لے کر نازل ہوئے "وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں" سے لے کر "اگر وہ سچا ہے" تک (سورۃ نور آیت ۶ تا ۱۰) (آیات نازل ہونے کے بعد) حضرت ہلال رضی اللہ عنہ آئے اور لعان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے (دونوں میاں بیوی کو مخاطب کر کے) فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے کیا تم میں سے کوئی ایک (جو جھوٹا ہے) توبہ کرتا ہے؟" کسی نے توبہ نہ کی اور عورت (لعان کے لئے) کھڑی ہو گئی اس نے چار مرتبہ گواہی دی (کہ مرد جھوٹا ہے) اور پانچویں مرتبہ گواہی دینے لگی تو لوگوں نے اسے روکا کہ پانچویں گواہی (اللہ کے غضب کو) واجب کرنے والی ہے۔ (لہٰذا اچھی طرح سوچ لو) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عورت رک گئی اور ہچکچانے لگی ہم نے گمان کیا کہ وہ (اپنے گناہ کا) اعتراف کر لے گی لیکن اس نے کہا "میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کرنا چاہتی۔" اور پانچویں گواہی دے دی (یعنی اگر مرد سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کا دھیان رکھنا اگر اس کے ہاں سرمگیں آنکھوں والا' موٹی پیٹھ والا اور بھری بھری پنڈلیوں والا بچہ ہوا تو شریک کا ہو گا۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (بچہ کی پیدائش کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر اللہ کی کتاب کا قانون لعان نہ ہوتا تو میں (اس عورت پر) حد جاری کر دیتا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۷ لعان کے بعد پیدا ہونے والا بچہ باپ کی بجائے ماں سے منسوب کیا

۱- مشكوة المصابيح للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۳۳۰۷

جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لاَعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَ امْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ أَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرد اور عورت میں لعان کروایا مرد کہنے لگا عورت کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ میرا نہیں ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں کو علیحدہ کر دیا اور بچہ کا نسب عورت سے لگا دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸ لعان کے بعد الگ ہونے والا مرد اور عورت دوبارہ کسی صورت نکاح نہیں کر سکتے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلاَعِنَيْنِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (عویمر اور اس کی بیوی کے لعان کے وقت) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تب سے آپس میں لعان کرنے والے مرد اور عورت کے بارے میں یہ سنت جاری ہو گئی کہ وہ دوبارہ کبھی نکاح نہیں کر سکتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۹ لعان کے بعد ماں کی طرف منسوب کیا جانے والا بچہ ماں کی وراثت حاصل کرے گا اور ماں بچے کی وراثت حاصل کرے گی۔

مسئلہ ۱۲۰ لعان کے بعد مرد یا عورت کو زانی کہنے والے پر حد جاری ہو گی۔

مسئلہ ۱۲۱ لعان کرنے والے مرد اور عورت کے ہاں پیدا ہونے والے بچہ کو ولدالزنا (حرامی بچہ) کہنے والے پر بھی حد جاری ہو گی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَلَدِ الْمُتَلاَعِنَيْنِ أَنَّهُ يَرِثُ أُمَّهُ وَ تَرِثُهُ أُمُّهُ وَ مَنْ رَمَاهَا بِهِ جُلِدَ ثَمَانِيْنَ وَ مَنْ دَعَاهُ وَلَدَ زِنًا جُلِدَ ثَمَانِيْنَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

۱- کتاب الطلاق باب یلحق الولد بالملاعنة
۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۹۶۹
۳- نیل الاوطار کتاب اللعان باب ما جاء فی قذف الملاعنه

اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں کی اولاد کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ "ماں اولاد کی اور اولاد ماں کی وارث ہو گی اگر کوئی عورت کو زانیہ کہے گا تو اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے اور جو اولاد کو ولد الزنا (حرامی) کہے گا اسے بھی اسی کوڑے مارے جائیں گے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲ مرد اور عورت کے درمیان جب تک لعان نہ ہو تب تک بچہ باپ کی طرف ہی منسوب ہو گا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : **اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ** . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "بچہ بیوی والے کا ہے۔ اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱ - صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۲۵۸

أَحْكَامُ الظِّهَارِ

ظہار کے احکام

مسئلہ ۱۲۳ بیوی کو ماں یا بہن کہہ کر اپنے اوپر حرام کرلینا منع ہے شرع میں اسے ظہار کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۲۴ ظہار کرنے سے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام نہیں ہوتی البتہ رجوع کرنے سے قبل کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۵ ظہار کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

﴿ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ط وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ط وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○ وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ط ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ط فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ط ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ ﴾ (۵۸:۲-۴)

”تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے یہ لوگ ایک سخت ناپسندیدہ جھوٹی بات کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی تو قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ایک

غلام آزاد کرنا ہوگا اس کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لئے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک سزا ہے۔''
(سورہ مجادلہ' آیت نمبر ۲ تا ۴)

مسئلہ ۱۲۶ ظہار کرنے کے بعد کفارہ ادا کرنے سے پہلے اگر کوئی شخص بیوی سے صحبت کر لے تو اسے توبہ استغفار کرنا چاہئے دوہرا کفارہ نہیں ہو گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ ظَاهَرَ مِنْ إِمْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنْ إِمْرَأَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ فَقَالَ : وَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ . قَالَ : فَلاَ تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا لیکن کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر بیٹھا۔ اس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا لیکن کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی ہے۔'' آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''اللہ تجھ پر رحم فرمائے کس چیز نے تمہیں ایسا کرنے پر آمادہ کیا؟'' اس نے عرض کیا ''میں نے چاندنی میں اس کی پازیب دیکھی (اور اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دوبارہ اس کے قریب نہ جانا جب تک کفارہ ادا نہ کر لو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۵۸

أَحْكَامُ الْإِيْلاَءِ

ایلاء کے مسائل

مسئلہ ۱۲۷ چار ماہ سے کم مدت کے لئے بطور تنبیہ بیوی کے جنسی تقاضوں کو پورا نہ کرنے کی اجازت ہے شرع میں اسے "ایلاء" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۲۸ ایلاء کی زیادہ سے زیادہ مدت (یعنی چار ماہ) گزرنے کے بعد شوہر کو یا تو ایلاء سے رجوع کرنا چاہئے یا طلاق دے دینی چاہئے۔

﴿ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ وَ إِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥ ﴾ (۲:۲۲٦-۲۲۷)

"جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے اگر انہوں نے رجوع کر لیا تو اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے اور اگر انہوں نے طلاق کا فیصلہ کر ہی لیا ہو تو جان رکھیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔" (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲٦-۲۲۷)

وضاحت کسی مصلحت اور ضرورت کے تحت باہمی رضامندی سے شوہر کا اپنی بیوی سے چار ماہ یا اس سے زائد مدت تک الگ رہنا جائز اور درست ہے۔

مسئلہ ۱۲۹ اذیت پہنچانے کے لئے ایلاء کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ صِرْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللّٰهُ بِهِ وَ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو کسی کو نقصان پہنچائے گا اللہ اسے نقصان پہنچائے گا اور جس نے کسی پر سختی کی اللہ اس پر سختی کرے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۱۸۹۷

مسئلہ ۱۳۰ ایلاء کی زیادہ سے زیادہ مدت (یعنی چار ماہ) گزرنے کے باوجود شوہر بیوی سے جنسی تعلقات قائم نہ کرے اور طلاق بھی نہ دے تو عورت شرعی عدالت کی طرف رجوع کر سکتی ہے عدالت ایلا سے رجوع یا طلاق دونوں میں سے کسی ایک کے لئے مرد کو پابند کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتّٰی يُطَلِّقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ایلاء کے چار ماہ گزر جائیں تو مرد کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ایلاء کے نتیجہ میں اگر مرد اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو عدت کے لئے عام طلاق کی عدت ہو گی۔

مسئلہ ۱۳۱ اگر شوہر حلف کی مدت ختم ہونے سے پہلے ایلاء سے رجوع کر لے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَأٰی خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی بات کی قسم کھائے اور پھر کسی دوسری بات کو اس سے بہتر پائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے اور بہتر بات پر عمل کرے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اگر ان میں سے کسی کام کی استطاعت نہ ہو تو پھر تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ (سورۃ مائدۃ آیت نمبر ۸۹)

مسئلہ ۱۳۲ رسول اکرم ﷺ نے ایک مہینہ کے لئے ایلاء کیا تھا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ آلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهٖ وَكَانَتْ اِنْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَأَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ لَهٗ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! آلَيْتَ

---

۱ - کتاب الطلاق باب قول اللہ تعالی للذین یؤلون من نسائهم تربص اربعة أشهر

۲ - کتاب الایمان ، باب ندب من حلف یمینا فرأی غیرها خیرا منها

شَهْرًا ؟ فَقَالَ : اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایلا کیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں موچ آئی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دنوں تک الگ بالا خانے میں قیام پذیر رہے انتیس دنوں کے بعد تشریف لائے تو لوگوں نے کہا آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا "مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۔ كتاب الطلاق ، باب قول الله تعالى للذين يؤلون من نسائهم

أَلْعِدَّةُ
عدت کے مسائل

مسئلہ ۱۳۳ بیش سنی کی وجہ سے جن خواتین کو حیض آنا بند ہو گیا ہو ان کی عدت طلاق تین ماہ ہے۔

مسئلہ ۱۳۴ کم سنی کی وجہ سے جن خواتین کو حیض آنا ابھی شروع نہ ہوا ان کی عدت طلاق بھی تین ماہ ہے۔

مسئلہ ۱۳۵ حاملہ خواتین کی عدت وضع حمل ہے خواہ چند یوم ہو یا چند ہفتے ہو یا چند ماہ۔

﴿ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ○ ﴾ (٦٥:٤)

"اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملہ میں اگر تمہیں کوئی شک ہے تو (معلوم ہونا چاہئے کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم ان کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے معاملے میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔" (سورہ طلاق' آیت نمبر۴)

مسئلہ ۱۳۶ دوران عدت عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔

﴿ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط ذٰلِکَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط

ذٰلِكُمْ أَزْكٰى لَكُمْ وَ أَطْهَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (٢:٢٣٢)

"جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر انہیں اپنے (پچھلے) خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو' تمہارے لئے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے-" (سورہ بقرہ' آیت نمبر ۲۳۲)

مسئلہ ۱۳۷ زمانہ عدت میں رجعی طلاق والی عورت کو اپنے ساتھ رکھنا چاہئے-

مسئلہ ۱۳۸ زمانہ عدت میں شوہر رجعی طلاق والی عورت کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہے-

﴿ أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لاَ تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ط وَ إِنْ كُنَّ أُوْلاَتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ج فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ ج وَأْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ج وَ إِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ أُخْرٰى ○ ﴾ (٦:٦٥)

"عورتوں کو (زمانہ عدت میں) اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو- اور تنگ کرنے کے لئے عورتوں کو مت ستاؤ پھر اگر وہ تمہارے (بچے کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو اور بھلے طریقے سے (اجرت کا معاملہ) باہمی گفت و شنید سے طے کر لو لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلا لے گی-" (سورہ طلاق' آیت نمبر ٦)

مسئلہ ۱۳۹ غیر حاملہ اور مدخولہ مطلقہ کی عدت تین طہر یا تین حیض ہے-

وضاحت مسئلہ نمبر ۱۰۱ ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۴۰ غیر مدخولہ مطلقہ کی کوئی عدت نہیں-

وضاحت مسئلہ نمبر ۲۳ ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۴۱ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت سوگ چار ماہ دس

دن ہے۔

عَنْ أُمِّ عطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **لاَ تحِدُّ إمْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إلاَّ علٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عشْرًا وَ لاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا إلاَّ ثَوْبَ عَصَبٍ وَ لاَ تَكْتَحِلْ وَ لاَ تَمَسُّ طِيْبًا إلاَّ إذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کوئی عورت میت پر سوگ کے لئے تین دن سے زیادہ مقرر نہ کرے سوائے اپنے شوہر کے جس کے لئے چار ماہ دس دن کی عدت ہے اس دوران عورت رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اِلّا یہ کہ رنگدار بنا ہوا ہو نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو استعمال کرے البتہ جب حیض سے پاک ہو تو حیض کے خون کی بدبو دور کرنے کے لئے (معمولی سی) قسط یا اظفار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ **خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔**

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۰۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۴۳ **جس عورت کا شوہر فوت ہوگیا ہو اسے عدت کا زمانہ ہر صورت میں اپنے شوہر کے گھر میں ہی گزارنا چاہئے۔**

مسئلہ ۱۴۴ **اشد ضرورت کے تحت گھر سے نکلنے کی رخصت ہے لیکن رات گھر آکر بسر کرنا ضروری ہے۔**

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَ هِيَ أُخْتُ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِطرفِ الْقُدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِيْ فَإِنِّيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَ لاَ نَفَقَةٍ قَالَتْ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **نَعَمْ** ، قَالَتْ

۱- مختصر صحيح مسلم للالبانی رقم الحديث ٨٦٤

: فَخَرَجْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِى الْحُجْرَةِ أَوْ فِى الْمَسْجِدِ دَعَانِىْ أَوْ أَمَرَ بِىْ فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِىْ ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِىْ ، قَالَتْ : فَقَالَ امْكُثِىْ فِىْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ ، قَالَتْ : فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلَىَّ فَسَأَلَنِىْ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَ قَضٰى بِهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور پوچھا "کیا وہ بنی خدرہ میں اپنے گھر جا سکتی ہے؟ کیونکہ میرے خاوند کے غلام بھاگ گئے ہیں وہ انہیں ڈھونڈنے نکلے جب طرف قدوم (ایک مقام ہے مدینہ سے سات میل پر) پہنچے تو وہاں غلاموں کو پایا اور غلاموں نے میرے خاوند کو مار ڈالا" چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا "کیا میں اپنے گھر واپس چلی جاؤں کیونکہ میرا خاوند میرے لئے کوئی مکان یا خرچ وغیرہ چھوڑ کر نہیں مرا؟" حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہاں چلی جاؤ۔" حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں وہاں سے نکلی ابھی مسجد یا حجرہ میں ہی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا یا کسی کو بلانے کا حکم دیا اور مجھے بلایا گیا آپ نے ارشاد فرمایا "تم نے کیا کہا تھا؟" میں نے ساری بات دوبارہ بیان کی جو میں نے اپنے شوہر کے متعلق کہی تھی۔ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتی کہ عدت پوری ہو جائے۔" چنانچہ میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن پورے کئے۔ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے میرے پاس پیغام بھیجا اور مسئلہ دریافت کیا تو میں نے انہیں یہی بتایا اور انہوں نے اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۵ مفقود الخبر شوہر کی بیوی چار سال انتظار کرنے کے بعد عدت (چار ماہ دس دن) گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ أَيْنَ هُوَ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ أَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ . رَوَاهُ مَالِكٌ (۱)

۱- صحیح سنن أبي داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۰۱۶   ۳- كتاب الطلاق ، باب عدة التي تفقد زوجها

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے مفقود الخبر شوہر والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ چار سال انتظار کرے اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزار کر (چاہے تو) نکاح کر لے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

أَحْكَامُ النَّفَقَةِ
عورت کے نان نفقہ کے مسائل

مسئلہ ۱۴۶ بیوی کا نان نفقہ مرد کے ذمہ ہے۔

مسئلہ ۱۴۷ بیوی کا نان نفقہ شوہر کی حیثیت کے مطابق ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۷۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۴۸ بیوی کا نان و نفقہ دوسرے رشتہ داروں کے نان نفقہ پر مقدم ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۷۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۴۹ دوران عدت مطلقہ بیوی کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ واجب ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۵۰ تیسری طلاق کے بعد مرد عورت کے نان و نفقہ کا ذمہ دار نہیں۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ : إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ سَكْنٰى وَ لاَ نَفَقَةً . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دیں' رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ کے لئے نہ خرچ کا حکم دیا نہ رہائش کا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ جو شخص بیوی کو نان و نفقہ نہ دے' اس سے عورت طلاق لینا چاہے تو لے سکتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : فِي الرَّجُلِ لاَ يَجِدُ مَا يُنْفِقُ

۱- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ١٦٥٥

علی امْرَأَتِهِ قالَ : يُفرِّقُ بَينهما . رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو خرچ نہ دینے والے آدمی کے بارے میں فرمایا ”ان دونوں کو الگ کرا دیا جائے۔“ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ **اگر شوہر جائز ضروریات کا خرچ بھی ادا نہ کرے تو بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر اتنا مال خرچ کر سکتی ہے جو شوہر کو ناگوار نہ ہو۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ أُمُّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا ؟ قَالَ : خُذِيْ أَنْتِ وَ بَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ”ابو سفیان بخیل آدمی ہے (یعنی حسب ضرورت خرچ نہیں دیتا) اگر میں اس کے مال سے بلا اجازت لے لوں تو مجھ پر کوئی گناہ ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”دستور کے مطابق اپنا اور اولاد کا خرچ (بلا اجازت) لے لو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

✪

۱– نيل الاوطار، كتاب النفقات، باب المرأة تنفق من مال الزوج
۲– مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحدیث ۱۰۴۱

أَحْكَامُ الْحَضَانَةِ

بچے کی تربیت کے مسائل

مسئلہ ۱۵۳ طلاق کی صورت میں اولاد پر باپ کا حق ہوتا ہے ماں کا نہیں۔

مسئلہ ۱۵۴ مرد اور عورت میں طلاق کے بعد بچے کی تربیت پر ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ عورت دوسرا نکاح کر لے تو اس کا حق حضانت از خود ختم ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهُ وِعَاءً وَ ثَدْيِيْ لَهُ سِقَاءً وَ حَجْرِيْ لَهُ حِوَاءً وَ إِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَ أَرَادَ أَنْ يَّنْزِعَهُ مِنِّيْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَالَمْ تَنْكِحِيْ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اس کے لئے پناہ اور میری چھاتی اس کے لئے مشکیزہ اور میری گود اس کے لئے گہوارہ تھی اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور بچہ مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔" آپ نے اس سے ارشاد فرمایا "جب تک (دوسرا) نکاح نہ کرے بچے کی تو زیادہ حقدار ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ اگر والد بچے کو مطلقہ والدہ کا دودھ پلانا چاہے تو باہمی رضا مندی سے اس کا معاوضہ طے کر لینا چاہئے۔

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۹۹۱

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۳۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۵۷ طلاق کے بعد ماں اور باپ دونوں بچے کو اپنے پاس رکھنے پر اصرار کریں تو دونوں کو آپس میں قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۵۸ بچہ اگر سمجھ دار ہو تو فیصلہ خود بچے کی پسند پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ أَنْ یَذْهَبَ بِإِبْنِیْ وَ قَدْ سَقَانِیْ مِنْ بِئْرِ أَبِیْ عُنْبَةَ وَ قَدْ نَفَعَنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِسْتَهِمَا عَلَیْهِ ، فَقَالَ زَوْجُهَا : مَنْ یُحَاقُنِیْ فِیْ وَلَدِیْ ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : هٰذَا أَبُوْكَ وَ هٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِیَدِ أَیِّهِمَا شِئْتَ ، فَأَخَذَ بِیَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (١) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ! میرا خاوند (طلاق کے بعد) چاہتا ہے کہ میرا بیٹا مجھ سے چھین لے حالانکہ وہ مجھے ابو عنبہ کے کنویں سے پانی لا کے دیتا ہے اور مجھے (بعض دوسرے) فائدے بھی پہنچاتا ہے۔" نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "قرعہ ڈال لو۔" شوہر نے کہا "میرے بیٹے کے معاملے میں کون مجھ سے جھگڑا کر سکتا ہے؟" تب رسول اللہ ﷺ نے (لڑکے سے) فرمایا "یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے دونوں میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔" لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے اپنے ساتھ لے گئی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۹ ماں کی طلاق یا وفات کے بعد خالہ بچے کی تربیت کرنے کی زیادہ حقدار ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ حَمْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اخْتَصَمَ فِیْهَا عَلِیٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ زَیْدٌ فَقَالَ عَلِیٌّ : أَنَا أَحَقُّ بِهَا هِیَ إِبْنَةُ عَمِّیْ ، وَ قَالَ جَعْفَرٌ : بِنْتُ عَمِّیْ وَ خَالَتُهَا تَحْتِیْ وَ قَالَ زَیْدٌ : إِبْنَةُ أَخِیْ ، فَقَضٰی بِهَا النَّبِیُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَ قَالَ : اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (١)

١- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ١٩٩٢ ٢- نیل الاوطار ، کتاب النفقات باب من أحق بکفالة الطفل

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے درمیان تکرار ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "میں اس کی تربیت کرنے کا زیادہ حقدار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔" حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بھی کہا "میرے چچا کی بیٹی ہے (لہٰذا میں زیادہ حقدار ہوں۔)" حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا "میری بھتیجی ہے (لہٰذا میں زیادہ حقدار ہوں۔)" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالہ کے حق میں فیصلہ فرما دیا (اور بچی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دے دی) اور فرمایا "خالہ ماں کے برابر ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰ **طلاق کے بعد بچہ اپنی ماں کے پاس ہو (یا باپ کے پاس) جب بھی بچہ اپنے باپ (یا ماں) سے ملنا چاہے اسے اجازت دینی چاہئے۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَه ُ اللهُ وَ مَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے اور پکارتا ہے جو مجھے ملائے اللہ اسے ملائے اور جو مجھے کاٹے اللہ اسے کاٹے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
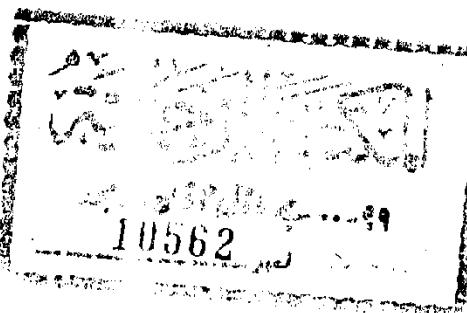
۱- كتاب البر والصلة ، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها

توحید کے مسائل	دعا کے مسائل
اتباع سنت کے مسائل	زکاۃ کے مسائل
طہارت کے مسائل	روزوں کے مسائل
نماز کے مسائل	حج اور عمرہ کے مسائل
جنازے کے مسائل	جہاد کے مسائل
درود شریف کے مسائل	نکاح کے مسائل
طلاق کے مسائل	اتباع سنت کے مسائل (انگریزی)

زکاۃ کے مسائل (انگریزی)

زیر طبع کتب

جنت اور جہنم کے مسائل	شفاعت کے مسائل	پنجورہ مسنون اوراد و وظائف
مختصر کتاب الحج والعمرہ	مختصر کتاب الدعا	نخبۃ الاحادیث

Hadees Publications
2-Sheesh Mahal Road Lahore
Phone: 7232808